Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 59

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 43

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

18 ذیقعدہ 1431 ہجری ۔ 28 اخاء 1389 ہش ۔ 28 اکتوبر 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

مجلس انصار اللہ و مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماعات پر

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور اور بصیرت افروز پیغامات

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ بھارت کے اجتماع منعقدہ 15-16-17 اکتوبر 2010ء اور مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے اجتماع منعقدہ 19-20-21 اکتوبر کیلئے جو اپنے بصیرت افروز اور روح پرور پیغامات ارسال فرمائے ہیں وہ ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

لندن

02/10/10

پیارے انصار بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس انصار اللہ بھارت ایک بار پھر اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور شاملین پر اس کے نیک اثرات مرتب فرمائے۔ آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب خدا تعالیٰ کے اذن سے سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رکھی تو اس کے ساتھ ہی دنیا نے دو مختلف انداز میں اپنا ردعمل دکھایا۔ سعید فطرت صحابہ کہلائے اور آپ کی پاکیزہ صحبت سے فیضیاب ہو کر اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے رہے۔ لیکن جو بدطینت اور شریر تھے انہوں نے آپ کی مخالفت کو انتہا تک پہنچا دیا۔ نتیجہ کیا ہوا؟ مقبولیت آپؑ ہی کو ملی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بے شمار تائیدی نشانات آپ کے ذریعہ ظہور میں آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ہر چند مولویوں کی طرف سے روکیں ہوئیں اور انہوں نے ناخنوں تک زور لگایا کہ رجوع خلائق نہ ہو۔ یہاں تک کہ مکہ تک سے بھی فتوے منگوائے گئے اور قریباً دو سو مولویوں نے میرے پر کفر کے فتوے دیئے بلکہ واجب القتل ہونے کے بھی فتوے شائع کئے گئے لیکن وہ اپنی تمام کوششوں میں نامراد رہے اور انجام یہ ہوا کہ میری جماعت پنجاب کے تمام شہروں اور دیہات میں پھیل گئی اور ہندوستان میں بھی جابجا یہ تخم ریزی ہوگئی...... میں جانتا ہوں کہ ان کا اس قدر شور اور میرے تباہ کرنے کے لئے اس قدر کوشش اور پر زور طوفان جو میری مخالفت میں پیدا ہوا یہ اس لئے نہیں تھا کہ خدا نے میرے تباہ کرنے کا ارادہ کیا تھا بلکہ اس لئے تھا کہ تا خدا تعالیٰ کے نشان ظاہر ہوں اور تا خدائے قادر جو کسی سے مغلوب نہیں ہو سکتا، ان لوگوں کے مقابل پر اپنی طاقتور قوت دکھلاوے اور اپنی قدرت کا نشان ظاہر کرے“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۲ تا ۲۶۳)

پس اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ (المجادلہ:۲۲) کے مطابق اپنے پیارے مہدی کی جماعت کو ضرور غلبہ عطا فرمائے گا اور سب اقوام اور ملتیں آپ ہی کے ذریعہ اسلام کی آغوش میں آئیں گی۔ انشاء اللہ۔ لیکن آپ کی جماعت میں شامل ہونے کے کچھ تقاضے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وعدے اسی گروہ کے حق میں پورے ہوں گے جو ان تقاضوں کو پورا کرنے والا ہوگا۔ انصار اللہ کی عمر پختگی کی عمر ہے۔ انسان طبعی طور پر آخرت کے بارہ میں سوچنے لگتا ہے۔ اولاد کے مستقبل کی فکر دامن گیر ہونے لگتی ہے۔ سعید فطرت وہی ہیں جو ایسے وقت میں اپنے اعمال کا جائزہ لیتے ہیں اور اپنی آئندہ نسلوں کی دین میں ترقی کا سوچتے ہیں۔ پس آپ سب جو آج نیک باتوں کو سننے کیلئے یہاں جمع ہیں، اس موقعہ پر میں آپ کو اصلاحِ نفس اور اولاد کیلئے نیک نمونہ بننے کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون پر بہت زور دیا ہے اور مختلف پیرایوں میں بار بار توجہ دلائی ہے۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:

”خود نیک بنو اور اپنی اولاد کیلئے عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کیلئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔ خوب یاد رکھو کہ جب تک خدا تعالیٰ سے رشتہ نہ ہو اور سچا تعلق اس کے ساتھ نہ ہو جاوے کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی...... پس وہ کام کرو جو اولاد کیلئے بہترین نمونہ اور سبق ہو اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا“۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۴۴ تا ۴۴۵)

اللہ تعالیٰ تمام انصار کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پاکیزہ نصائح پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگیوں میں انقلاب برپا کرنے اور آئندہ نسلوں کیلئے نیک نمونہ قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ لیکن یہ کام نہیں ہو سکتا جب تک کہ آپ کا اپنا تعلق خدا سے پختہ نہ ہو۔ اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانہ میں خلافت کے ذریعہ جو حبل اللہ عطا کی ہے، اس کے ساتھ آپ خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی دل وجان کے ساتھ منسلک کر لیں تو انشاء اللہ آپ جلد اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق دے اور آپ سب کو سفر وحضر میں ہمیشہ اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ جملہ منتظمین اور کارکنان کی خدمات قبول فرمائے اور ہمیشہ اس کی رضا کی راہیں آپ کے پیش نظر رہیں۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

لندن

15/10/10

پیارے خدام واطفال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بھارت کے خدام واطفال کے سالانہ اجتماعات کے انعقاد کا سُن کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بابرکت ایام سے جملہ شاملین کو بھرپور رنگ میں استفادہ کرنے اور اس موقع پر سُنی ہوئی تمام نیک باتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اس موقعہ پر میں آپ کو چند باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جماعت میں ذیلی تنظیموں کا نظام بہت مفید اور پُر حکمت نظام ہے۔ یہ ایسا بابرکت نظام ہے جو آپ کو بچپن سے لیکر زندگی کے آخری سانس تک اپنے اندر سموئے رکھتا ہے۔ ایک بچہ جیسے ہی ماں کی گود سے نکل کر چلنے پھرنے اور باتیں سمجھنے کی عمر کو پہنچتا ہے تو اطفال الاحمدیہ کی تنظیم اس کی انگلی پکڑ لیتی ہے۔ پھر جوانی کو پہنچتا ہے تو خدام الاحمدیہ اسے اپنے دامن میں لے لیتی ہے۔ پھر انصار اللہ کا دور آجاتا ہے جو تادمِ آخر اپنے ساتھ منسلک رکھتا

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 44 ویں جلسہ سالانہ

کا حدیقۃ المہدی یوکے میں پرامن اور بابرکت روحانی ماحول میں کامیاب انعقاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تینوں روز ایمان افروز روح پرور خطاب

☆......۹۵ ممالک کے ۲۸ ہزار سے زائد افراد کی شرکت ☆......شہداء لاہور کو جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے زبردست خراج عقیدت اوران کے درجات کی بلندی کیلئے دعائیں۔☆......علماء احمدیت کی علمی تقاریر اور مختلف معزز مہمانوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کی پرامن مساعی اور خدمات انسانیت پر خراج تحسین۔☆......ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری کاروائی کی براہ راست نشریات

(مکرم نسیم احمد باجوہ، ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ یوکے، کی تفصیلی رپورٹ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل سے ملخص)

الحمدللہ! جماعت احمدیہ برطانیہ کا 44واں جلسہ سالانہ مورخہ 30/جولائی بروز جمعۃ المبارک تا یکم اگست 2010ء بروز اتوار اپنی شاندار دینی اور روحانی روایات کے مطابق منعقد ہوکر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ برطانیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے قیام کی برکت سے یہ جلسہ مرکزی عالمی جلسہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ 2006ء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں جماعت احمدیہ کو آلٹن کے علاقہ میں 208 ایکڑ کا رقبہ خریدنے کی توفیق دی جو نہایت خوبصورت اور سرسبز وشاداب علاقہ ہے۔ امسال بھی جلسہ سالانہ برطانیہ اسی خوبصورت جگہ پر منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کے لئے حدیقۃ المہدی کے مختلف حصوں میں دفاتر، اجتماعی وسیع قیامگاہیں، طعام گاہیں، مردوں کی مارکی، خواتین کی مارکی، بچوں کے لئے Crech یعنی نرسری کی سہولتیں، طبی امداد، بکسٹالز، نمائش، بازار اور کھانا کھلانے کے لئے عمومی اور VIP سروس کے لئے وسیع انتظامات کئے گئے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات چار حصوں پر مشتمل ہوتے ہیں اور چاروں حصوں کے الگ الگ افسران کی منظوری سال کے شروع میں مکرم امیر صاحب UK جو افسر رابطہ بھی ہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے حاصل کرتے ہیں۔ ان افسران کے ماتحت شعبوں کے ناظمین کی منظوری بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مرحمت فرماتے ہیں۔ امسال بھی افسر جلسہ سالانہ مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد صاحب اور افسر جلسہ گاہ مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد، امام مسجد فضل لندن تھے۔ تیسرا شعبہ خدمت خلق کا ہے جس کے افسر مکرم ٹومی کالون صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ UK تھے۔ اس شعبہ کا کام عمومی حفاظت اور نظم وضبط کے قیام کے لئے بھرپور مساعی سرانجام دینا ہوتا ہے۔ چوتھا شعبہ لجنہ اماء اللہ برطانیہ کا ہے جو صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کے ماتحت کام کرتا ہے۔ اس شعبہ کی انچارج مکرمہ شمائلہ ناگی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ برطانیہ تھیں۔

جلسہ سالانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست دائمی نشان ہے 1891ء میں جب اس جلسہ کی بنیاد رکھی گئی تو آپ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر یہ اعلان فرمایا تھا کہ دنیا کی سب اقوام سے لوگ اس جلسہ میں شرکت کریں گے۔ یہ اعلان ایسے وقت میں کیا گیا جبکہ صرف ہندوستان میں چند گنتی کے لوگ جماعت احمدیہ میں شامل تھے۔ پہلے جلسہ سالانہ میں صرف 75 افراد شامل ہوئے۔ پھر یہ تعداد مسلسل بڑھتی چلی گئی یہاں تک کہ 1983ء میں ربوہ میں منعقد ہونے والے آخری جلسہ میں اڑھائی لاکھ سے زائد سعید افراد شریک ہوئے جو دنیا کے متعدد ممالک سے تعلق رکھتے تھے۔ 1984ء میں پاکستان کے صدر ضیاء الحق کے ظالمانہ قوانین کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ہجرت کرکے لندن تشریف لے آئے۔ اس وقت سے یہ جلسے UK میں منعقد ہورہے ہیں۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے برکت پر برکت دی۔ یوکے کے پہلے جلسہ میں چار ہزار افراد شریک ہوئے اور اب خدا کے فضل سے امسال 28 ہزار سے زائد افراد شریک ہوئے جو 95 ممالک سے محض للہ تشریف لائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان بن گئے۔

ہر سال جلسہ سالانہ بعض امتیازی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ 2010ء کا جلسہ سالانہ "**شہداء لاہور**" کے ایمان افروز تذکروں کا جلسہ تھا۔ جلسہ گاہ کی سٹیج کے پیچھے جو بہت بڑا بینر آویزاں تھا اس پر نیلے آسمان میں متعدد ستارے اور کہکشاں دکھائے گئے اور اس کے ساتھ قرآن کریم کی یہ آیت تحریر تھی وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (البقرۃ:155)۔ اس کے ساتھ انگریزی ترجمہ بھی موجود تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے یہ ارشادات بھی موجود تھے کہ: "جانے والے ہیروں کو اللہ تعالیٰ نے ایسے چمکدار ستاروں کی صورت میں آسمان اسلام اور احمدیت پر سجا دیا جس نے نئی کہکشائیں ترتیب دے دی ہیں...... یہ سب لوگ احمدیت کی تاریخ میں انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ ستاروں کی طرح چمکتے رہیں گے۔"

ان ارشادات کے انگریزی تراجم بھی درج تھے۔ چونکہ ان سب شہداء کی قربانیاں کلمہ طیبہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کی سربلندی کے لئے تھیں اس لئے بینر پر سب سے اوپر مقدس کلمہ طیبہ درج کیا گیا۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اور دیگر تمام مقررین نے بھی اپنے خطابات میں شہداء لاہور کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا اور ان کے لئے اور ان کے خاندانوں کے لئے پُرسوز دعائیں کیں۔

اس دفعہ دوسرے بہت سے حفاظتی منصوبوں کے ساتھ خاص طور پر ایسی Scanning مشینیں استعمال کی گئیں جن سے شر پسندوں کو پکڑا جا سکے۔ یہ مشینیں مسجد فضل، بیت الفتوح اور جلسہ سالانہ کے دوران

(باقی صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں)

ہے۔ یہ جو ابتدائی دو زمانے ہیں یعنی خدام واطفال کے، یہ سیکھنے کے زمانے ہیں۔ ان میں اپنی دینی معلومات بڑھانی چاہئیں۔ نظام جماعت کا تعارف حاصل کرنا چاہئے اور جیسے جیسے شعور بڑھتا جائے نظام جماعت سے اپنے تعلق کو مضبوط تر کرنے کیلئے ہمیشہ مستعد رہنا چاہئے جس کی روحِ رواں خلیفہ وقت کا وجود ہے۔ آپ لوگ اپنے اجلاسات میں خلافت سے اطاعت و وفا کا تعلق قائم کرنے کا عہد دہراتے ہیں۔ نوجوانی کی عمر سے ہی خلافت کے استحکام کیلئے کوشاں رہنا اور خلیفہ وقت کیلئے دعائیں کرنا ایک احمدی طفل اور خادم کا شعار ہونا چاہئے۔ خلیفہ وقت کی باتیں سننے کا شوق اور ان پر عمل آپ کی اولین ترجیح ہونی چاہئے۔ اس تعلق کی برکت سے آپ کو عبادات کا ذوق نصیب ہوگا۔ آپ کی بلوغت اور جوانی پاکیزہ ماحول میں گزرے گی۔ معاشرتی برائیوں سے آپ محفوظ رہیں گے۔ اس بابرکت نظام سے تعلق آپکے اندر نیکیوں میں ایک دوسرے سے مسابقت کا جذبہ پیدا کرے گا۔ آپ خدمتِ انسانیت کے مختلف پروگراموں میں شامل ہوسکیں گے۔ آپ کو عظیم الشان ترقیات نصیب ہوں گی اور آپ کی کامیابیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ خلافت کے بابرکت نظام سے منسلک رہنے کے نتیجہ میں آپ کا دین بھی سنورے گا اور آخرت بھی سنورے گی۔ آپ کو دنیاوی کامیابیاں بھی نصیب ہوں گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ روحانیت میں ترقی کرکے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ٹھہریں گے۔ پس چھوٹی عمر سے ہی دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اور جماعتی نظام سے اپنا تعلق مضبوط تر کرنا ہر احمدی طفل اور خادم کا بنیادی نصب العین ہونا چاہئے۔ یاد رکھیں کہ آپ اس بابرکت جماعت سے وابستہ ہیں جسے اس زمانہ کے امام کو ماننے کی توفیق ملی ہے اور جس کے افراد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نصیحت فرمائی ہے:۔

"اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کیلئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو۔ اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو"۔

(اربعین نمبر ۴ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۴۲)

پس اپنے ایمانوں کی مضبوطی، فکر وعمل کی درستی، دلوں کی پاکیزگی اور رضائے الٰہی کے حصول کیلئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔ ہمارے یہ اجلاسات اور اجتماعات انہی مقاصد کے حصول کیلئے منعقد کئے جاتے ہیں۔ پس آپ ان میں شامل ہوکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی نصائح کو سنا کریں تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ کون سے کاموں کے کرنے سے اسلام منع کرتا ہے اور کون سی باتیں ہیں جو خدا تعالیٰ کو پانے کا موجب بنتی ہیں۔ اس اجتماع میں جو تقاریر ہوں، انہیں غور سے سنیں۔ تمام نیک باتوں کو اپنے ذہن نشین کرلیں اور ان کے مطابق زندگیاں گزارنے کی ایک نئی روح اور جذبہ لے کر اپنے گھروں کو لوٹیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے اور ہمیشہ خلافت اور نظامِ جماعت سے گہری وابستگی عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

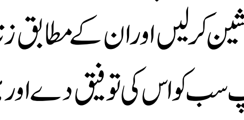

خلیفۃ المسیح الخامس

خطبہ جمعہ

رمضان کے آخری عشرہ میں ایک ایسی رات آتی ہے جو لیلۃ القدر کہلاتی ہے یعنی ایسی رات جس میں اللہ تعالیٰ کی خاص نظر اپنے مخلص بندوں پر پڑتی ہے۔

اگر کسی کو یہ خیال آجائے کہ مجھے لیلۃ القدر میسر آگئی جس کی عبادت ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس لئے اب مجھے عبادت کی ضرورت نہیں تو وہ جھوٹا ہے۔

لیلۃ القدر سے گزرنے کے بعد اس کی قدر کرنا بھی ضروری ہے اور وہ اسی طرح ہوگی کہ پھر انسان میں ایک ایسی تبدیلی آئے جو روحانی ترقی کی طرف ہر آن لے جاتی رہے اور بڑھاتی رہے۔

ہر نبی کے نزول کے وقت ایک لیلۃ القدر ہوتی ہے۔

اصل لیلۃ القدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی اور اس لیلۃ القدر کا زمانہ قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔

آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لیلۃ القدر کا زمانہ آپ کے نائب اور مسیح موعودؑ کے ذریعہ دوبارہ ظلّی طور پر قائم ہوا ہے۔

ہمارے دشمن اپنے زعم میں ہم پر دن رات تنگیاں وارد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اللہ کرے کہ یہ تنگیاں لیلۃ القدر کا سامان لے کر آئیں اور پھر ہم مطلع الفجر کا وہ نظارہ دیکھیں جو ہمیشہ کی سلامتی اور فتوحات کی صورت میں ظاہر ہو۔

(قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں لیلۃ القدر کے مختلف پہلوؤں کا بصیرت افروز تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز -- فرمودہ 27/اگست 2010ء بمطابق 27/ظہور 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِى لَيْلَةِ الْقَدْرِ - وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ - لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ-تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ- هِىَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ-(سورة القدر)

سورۃ قدر جس کی مَیں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

یقیناً ہم نے اسے قدر کی رات میں اتارا ہے۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ قدر کی رات کیا ہے۔ قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ بکثرت نازل ہوتے ہیں اُس میں فرشتے اور روح القدس اپنے ربّ کے حکم سے۔ ہر معاملہ میں سلام ہے۔ یہ سلسلہ طلوعِ فجر تک جاری رہتا ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ چند دن تک ہم رمضان کے آخری عشرہ میں داخل ہوں گے جس کے بارہ میں روایات میں آتا ہے کہ اس میں ایک رات ایسی آتی ہے جو لیلۃ القدر کہلاتی ہے۔ یعنی ایسی رات جس میں اللہ تعالیٰ کی خاص نظر اپنے مخلص بندوں پر پڑتی ہے۔ جب ان کی خاص روحانی کیفیت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور قرب کا وہ مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس وجہ سے مسلمان رمضان کے آخری عشرہ کو عام طور پر بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ عموماً نمازوں، تراویح اور باقی نیکی کے کاموں میں بھی بہت سے ایسے لوگ جو رمضان کے پہلے اور دوسرے عشرہ میں زیادہ توجہ نہیں دیتے، آخری عشرہ میں نسبتاً بہتر حالت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جماعت میں بھی ایسے بہت سے لوگ ہیں جو یہ رجحان رکھتے ہیں اور اس عشرہ میں تہجد اور نوافل کی ادائیگی کی طرف بہت توجہ دیتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اس کی وجہ یہی ہے کہ بعض احادیث سے ثابت ہے اور اس کی وضاحت ہوتی ہے کہ اس عشرہ میں ایک رات ہے جو لیلۃ القدر کہلاتی ہے، ایسی رات جو بڑی اہمیت کی حامل رات ہے۔ لیکن اگر صرف ہم اس آخری عشرے کے لئے ہی کوشش کریں اور باقی سارا سال کوئی ایسی کوشش نہ ہو تو کیا یہ چیز ایک انسان کو حقیقی مومن اور عابد بنا سکتی ہے؟ دیکھو خدا تعالیٰ تو دوسری جگہ پر کہتا ہے کہ جنوں اور انسانوں کی پیدائش کا مقصد اس کی عبادت کرنا ہے۔ یہ بات کہ صرف ایک رات میں عبادت کر لو یا ایک رات کی تلاش میں دس دن عبادت کر لو تو تمہاری ساری زندگی کی عبادتیں پوری ہو جائیں گی، ایک انسان کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم سے دور لے جائے گی کہ تمہارا مقصدِ پیدائش عبادت کرنا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے رہنا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ زِرّ بن حُبَیش کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے بھائی ابنِ مسعود کہتے ہیں کہ جو سارا سال عبادت کرے، وہ لیلۃ القدر کو پائے گا۔ انہوں نے کہا اللہ ان پر رحم کرے۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ لوگ صرف اسی ایک رات پر تکیہ نہ کر لیں ورنہ وہ خوب جانتے ہیں کہ وہ رات رمضان میں آتی ہے اور یہ کہ آخری عشرہ میں آتی ہے۔

(مسلم کتاب الصیام باب فضل لیلۃ القدر۔۔۔حدیث نمبر 2777)

صحابہ تو اس بات کی گہرائی سے واقف تھے کہ صرف آخری عشرہ کی عبادتیں لیلۃ القدر دیکھنے کا باعث نہیں بن جاتیں بلکہ انسان کو اپنے مقصدِ پیدائش کو سامنے رکھتے ہوئے جب اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ اگر چاہے تو اپنے بندوں کی تسلی کے لئے ان کو اپنے خاص فضل سے نوازتے ہوئے ان سے اپنے قرب کا اظہار کرنے کے لئے وہ کیفیت پیدا کر دیتا ہے، وہ حالت پیدا کر دیتا ہے جس میں ایک عابد بندے کو یہ خاص رات میسر آ جاتی ہے۔ اور ایک عجیب روحانی کیفیت میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایک مومن سے اس کے ایمانی عہد اور بندگی کے عہد کو پورا کرنے پر جس میں ہر لمحہ ایک مومن کے عمل میں ترقی نظر آتی ہے اور آنی چاہئے۔ اور رمضان کے روزے اور قرآنِ کریم کی تلاوت اور اسے سمجھنا، اور عبادتوں کے معیار اس لئے بلند کرنے کی کوشش کرنا کہ رمضان میرے معیارِ عبودیت اور بندگی کو مزید بڑھائے گا ایک خاص رات رکھی ہے۔ ایک کوشش اور شوق کے ساتھ بلند معیار حاصل کرنے کے لئے مومن جب جُت جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے پر بے انتہا مہربان ہے، جو اپنے وعدوں کا پورا کرنے والا ہے، جب وہ دیکھتا ہے کہ بندہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے میرے ان الفاظ کو سامنے رکھ کر کہ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ یعنی دعا کرنے والے کی دعا سنتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ مجھ سے دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں نہ صرف اس کی دعا سنتا ہوں بلکہ رمضان کے آخری عشرہ میں جو مَیں نے اپنے بندوں کے لئے ایک لیلۃ القدر کے پانے کا کہا ہے وہ بھی عطا کرتا ہوں۔ آسمان سے اتر کر بندوں کے قریب تر آ جاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ آج کی رات تم مانگو مَیں تمہیں عطا کروں گا۔ پس جب بندہ اپنا عہد پورا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی قبولیتِ دعا بلکہ روحانی مقام میں اضافے کے وعدے کو پورا فرماتا ہے۔ ہمارا خدا یقیناً سچے وعدوں والا خدا ہے۔ اگر کبھی کہیں کمی ہے تو ہمارے عملوں میں، ہماری کوششوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر سال رمضان کا مہینہ اور اس مہینے میں یہ دس دن رکھ کر جن میں ایک رات لیلۃ القدر ہے جو بندے کو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے کی انتہا ہے، بھیجتا ہے تو پھر بندے کو اس ایک رات کی تیاری کے لئے کتنی کوشش کرنی چاہئے؟۔ جس کو یہ ایک رات میسر آ جائے اس کو خدا تعالیٰ کی نظر

میں جو مقام ملتا ہے وہ تمام زندگی کی عبادتوں کے برابر ہے۔یعنی یہ ایک رات اس کی کایا پلٹ دیتی ہے۔اس کی شخصیت وہ نہیں رہتی جو پہلے تھی اور یہی حالت ہونی چاہئے۔ورنہ تو اس ایک رات کا حق ادا نہیں ہوگا۔ایک مومن کی تو شان ہی یہ ہے کہ اس کی روحانی حالت بہتری کی طرف ہمیشہ جاری رہے۔

اگر کسی کو یہ خیال آ جائے کہ مجھے لیلۃ القدر میسر آ گئی جس کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے اس لئے اب مجھے عبادت کی ضرورت نہیں تو وہ جھوٹا ہے۔اللہ تعالیٰ کی محبت کی چاٹ ایک مومن کو پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کا عابد اور اس کے حکموں پر عمل کرنے والا بناتی ہے۔پس جب یہ صورت پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا ایک جاری فیض شروع ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ پھر کہتا ہے کہ مَیں تمہاری دعائیں سنا کروں گا۔تم نے میرا قرب پانے کی کوشش کی ہے، قدم اٹھایا ہے اور جدوجہد کی ہے، تم نے اپنے عہد کا پاس کیا ہے، اس کی نگہداشت کی ہے، اب اگر تم یہ عمل جاری رکھو تو مَیں بھی تمہیں نوازتا رہوں گا۔یعنی بندہ جب رمضان میں روحانی معیار بلند کرنے کی کوشش کرے گا تو خدا تعالیٰ لیلۃ القدر کے نظارے دکھا کر اپنے قریب کرتا چلا جائے گا۔ایک مومن کی اپنی ذات کے لئے لیلۃ القدر کا صحیح ادراک پیدا کرنے کے لئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقتِ اصفیٰ ہے‘‘۔(ملفوظات جلد اول صفحہ 536 مطبوعہ ربوہ)

یعنی جب وہ بالکل پاک صاف ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے احکامات کا پابند ہو جائے۔پس یہ حالت پیدا کرنے کی کوشش ہی لیلۃ القدر کا فیض پانے والا بناتی ہے۔اور رمضان کا مہینہ یہی روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے آتا ہے۔اگر ہم اس کی قدر کریں گے تو لیلۃ القدر پا لیں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جائیں گے۔جیسا کہ مَیں نے ایک روایت بیان کی ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔اس بارہ میں بعض اور احادیث مَیں نے لی ہیں۔مَیں وہ بیان کرتا ہوں جس سے اس آخری عشرہ کی اہمیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص اہتمام کے بارہ میں پتہ چلتا ہے کہ کس طرح آپ اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر کس لیتے اور رات بھر جاگتے رہتے۔(یعنی نیند بہت کم ہوتی۔سوتے تو تھے لیکن بہت کم نیند ہوتی)۔اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔

(بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان حدیث نمبر 2024)

پس اس حدیث میں یہ واضح ہے کہ آخری عشرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف خود اپنی عبادت میں پہلے سے کئی گنا بڑھ جاتے تھے۔جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عام دنوں کی عبادتوں کی لمبائی اور خوبصورتی کا تو ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔

(مسند احمد بن حنبل مسند عائشہؓ جلد 8 صفحہ 106 حدیث نمبر 24950 مطبوعہ بیروت ایڈیشن 1998)

یہ بھی حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ جواب دیا تھا، تو اس عشرہ میں کیا حالت ہوتی ہوگی۔یہ تصور سے بھی باہر ہے۔اور پھر جو انعامات کی اور فضلوں کی بارش خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو رہی ہوتی ہے یا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش اس عشرہ میں ہوتی ہے جس کا سب سے زیادہ فہم و ادراک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی تھا۔تو آپ یہ کس طرح برداشت کر سکتے تھے کہ میرے اہلِ خانہ اس سے محروم رہیں۔اس لئے آپ ان کو بھی اٹھاتے اور پھر جو روحانی حالت اور کیفیت ہوتی ہوگی اس کا انداز بھی یقیناً عجیب ہوتا ہوگا۔پس یہ نمونہ آپؐ نے ہمارے لئے قائم فرمایا۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ یہ حالت اپنے اور اپنے گھروں میں پیدا کرنے کی کوشش کرنے والے بنیں۔

یہی کیفیت ہے جسے ہم جب اپنے پر طاری کریں گے تو ہماری مغفرت کے سامان بھی ہو رہے ہوں گے اور حقیقی مومن بھی کہلا سکیں گے۔چند اور روایات میں اس حوالے سے پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔آپؐ نے فرمایا کہ:

جو بجذبہ ایمان رضائے الٰہی کی غرض سے ماہِ رمضان میں روزے رکھے، تو اس کے جو گناہ پہلے ہو چکے ہوں ان کی مغفرت کی جائے گی۔اور جو لیلۃ القدر میں جوشِ ایمان میں رضائے الٰہی کی غرض سے رات کو اٹھے تو اس کے جو گناہ پہلے ہو چکے ہیں ان کی مغفرت کی جائے گی۔

(صحیح بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر باب فضل لیلۃ القدر حدیث نمبر 2014)

پس رمضان کے روزے بھی ایمان میں مضبوطی اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے مشروط ہیں ورنہ بھوکا رہنے سے اللہ تعالیٰ کو کوئی غرض نہیں ہے اور لیلۃ القدر بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول سے مشروط ہے۔خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہے۔صرف دنیاوی اغراض سے کہ لیلۃ القدر مجھے مل جائے تو مَیں یہ دعا کروں گا کہ میرے دنیاوی مقاصد پورے ہو جائیں۔تو یہ غرض نہیں۔نیکیوں کے حصول کی کوشش ہونی چاہئے۔بلکہ سب سے مقدم دعاؤں میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔اس کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے پھر ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح توجہ دلائی ہے۔

عقبہ جو حُرَیث کے بیٹے ہیں سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو (آپ کی مراد لیلۃ القدر سے تھی) اگر تم میں سے کوئی کمزور ہو جائے یا عاجز رہ جائے۔تو وہ آخری سات راتوں میں ہرگز مغلوب نہ ہو جائے۔ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل لیلۃ القدر۔۔۔حدیث نمبر 2765)

پس دیکھیں، یہ کس قدر تاکید ہے کہ اگر کسی وجہ سے رمضان سے فیض نہیں بھی اٹھا سکے اور یہ خواہش رکھتے ہو کہ حقیقی مومن بنو تو اس عشرہ یا سات دن میں ہر عذر کو دور پھینکو اور اپنی راتوں کو خدا تعالیٰ کی عبادت میں اس طرح گزارو جو عبادت کا حق ہے۔جس کا نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔یہی کوشش ہے جو تمہاری روحانی ترقیات کا باعث بنے گی۔اور اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بنے گی۔پھر ایک روایت میں آتا ہے۔سالم بن عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ ان کے والد جو صحابی تھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بیان کرتے تھے کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے بعض کو وہ (آخری عشرہ کی) پہلی سات راتوں میں دکھائی گئی ہے اور تم میں سے بعض کو آخری سات راتوں میں دکھائی گئی ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل لیلۃ القدر۔۔۔حدیث نمبر 2764)

پس اس حدیث سے پہلی حدیث کی وضاحت ہوگئی کہ صرف آخری سات راتیں نہیں بلکہ عشرہ ہے کیونکہ کوئی معین دن نہیں ہے۔ہو سکتا ہے بعض صحابہ نے پہلی سات راتوں میں دیکھی ہو اور بعض صحابہ نے آخری سات دنوں میں۔لیکن یہ بھی روایت میں ملتا ہے کہ طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل لیلۃ القدر۔۔۔حدیث نمبر 2763)

بہرحال جو بھی دیکھتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل ہے۔لیلۃ القدر سے گزرنے کے بعد جیسا کہ مَیں نے کہا اس کی قدر کرنا بھی ضروری ہے اور وہ اسی طرح ہوگی کہ پھر انسان میں ایک ایسی تبدیلی آئے جو روحانی ترقی کی طرف ہر آن لے جاتی رہے اور بڑھاتی رہے۔یہ باتیں جو مَیں نے بیان کی ہیں، یہ لیلۃ القدر کا ایک پہلو ہے جس میں حدیثوں کی رو سے رمضان کے آخری عشرے کے طاق دنوں میں خدا تعالیٰ کے خاص فضل کے اترنے کی ایک رات کا ذکر ہے۔جس کے بارہ میں قرآنِ کریم فرماتا ہے، جیسا کہ مَیں نے سورۃ قدر تلاوت کی کہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔اور ہزار مہینے تقریباً 83 سال سے اوپر بنتے ہیں۔یعنی اگر یہ رات میسر آ جائے تو انسان کی زندگی بھر کی دعائیں جو خدا تعالیٰ کی نظر میں ایک مومن کی بہتری کے لئے ہیں وہ قبول ہو جاتی ہیں۔انسان بہت ساری دعائیں کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی نظروں میں بہتر نہیں ہوتیں۔اور جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہوں تو مومن جب خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر مومن کا فائدہ دیکھتے ہوئے اس کے لئے وہ دعائیں قبول فرماتا ہے۔یا مومن کو وہ معیار حاصل ہو جاتا ہے جو اس کے روحانی معیار کو بلند کرتا ہے۔ملائکہ کا نزول ایک مومن کے تعلق باللہ میں ایک انقلاب پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔اور ایک رات کی عبادت ساری زندگی کی عبادتوں کے برابر ہو جاتی ہے کیونکہ وہ اپنے مقصدِ پیدائش کو پا لیتا ہے۔اور جیسا کہ مَیں نے کہا جب ایک دفعہ پا لیا تو پھر اسے پاتے چلے جانے کی جستجو اور کوشش میں ایک مومن لگا رہتا ہے۔پس یہ رات ہے جس کی ایک مومن کی زندگی میں بڑی اہمیت ہے۔

لیکن اس کے اور بھی بڑے وسیع معنے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا اس سورۃ سے ظاہر ہے اس سورۃ میں لکھا ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِی لَیْلَۃِ الْقَدْرِ کہ ہم نے اسے قدر والی رات میں اتارا ہے۔کس چیز کو قدر والی رات میں اتارا ہے؟ وہ یہ مکمل اور کامل شریعت ہے جو قرآنِ کریم کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔یہ ایک تو رمضان میں قرآنِ کریم کے نازل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔جیسا کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآن (البقرہ:186) کہ رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآنِ کریم اتارا ہے اور اس رمضان میں وہ لیلۃ القدر ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب کان جبریل یعرض القرآن علی النبی ﷺ حدیث نمبر 4997)

پس مختصر یہ کہ رمضان کے مہینے میں قرآن کا نزول شروع ہوا اور جیسا کہ روایات سے پتہ چلتا ہے، اس مہینے میں جبرئیل علیہ السلام اس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دہرائی بھی کروایا کرتے تھے۔پھر اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ زمانے کی ضرورت اس بات کی متقاضی تھی کہ کوئی کامل ہدایت اترے کیونکہ وہ ایک اندھیرا زمانہ تھا جیسا کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کہ خشکی اور تری میں فساد برپا تھا۔پس وہ زمانہ جس میں یہ فساد برپا تھا تقاضا کر رہا تھا کہ ہدایت آئے۔اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کی اس اہمیت کی وجہ سے جو خشکی اور تری میں فساد برپا تھا جس کی نظیر نہ پہلے زمانوں میں ہوتی تھی نہ بعد کے زمانے میں ملتی ہے۔اس لئے کامل ہدایت کی ضرورت تھی۔پس اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل کتاب نازل فرمائی جس کا قرآنِ کریم میں دوسری جگہ اس طرح ذکر ملتا ہے۔سورۃ دخان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ حٰمٓ ۔وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ۔اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِی لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ۔ فِیْھَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ۔ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا۔ اِنَّا کُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۔رَحْمَۃً مِّنْ رَّبِّکَ۔ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (الدخان:2-6) صاحبِ حمد اور صاحبِ مجد۔ حٰمٓ کا مطلب ہے صاحبِ حمد اور صاحبِ مجد۔قسم ہے اس کتاب کی جو کھلی اور واضح ہے۔یقیناً ہم نے اسے ایک بڑی مبارک رات میں اتارا ہے۔ہم بہرصورت انذار کرنے والے تھے۔اس (رات) میں ہر حکمت والے معاملے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ایک ایسے امر کے طور پر جو ہماری طرف سے ہے۔یقیناً ہم ہی رسول بھیجنے والے

ہیں۔ رحمت کے طور پر تیرے رب کی طرف سے۔ بے شک وہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

پس یہ مبارک زمانہ اور مبارک رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر رحم فرماتے ہوئے کھلی، واضح، روشن اور ہدایت سے پُر کتاب اس انسانِ کامل پر اتاری جو انسانیت کی ہدایت کے لئے بے چین تھا۔ جو چاہتا تھا کہ بندہ اپنے پیدا کرنے والے کے آگے جھکے بجائے اس کے کہ بتوں کی پوجا کرے۔ جو چاہتا تھا کہ بندہ اللہ تعالیٰ جو واحد و یگانہ ہے اسے تمام طاقتوں کا مالک اور بخشنہار سمجھے بجائے اس کے کہ ایک عاجز انسان کو خدا کا بیٹا بنا کر اس کی موت کو اپنی نجات کا ذریعہ بنالے۔ وہ کامل رسول چاہتا تھا کہ انسان ظلموں سے بچے اور جہاں خدا تعالیٰ کے حق ادا ہوں وہاں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے بھی حق ادا ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس انسانِ کامل کی دعاؤں کو سنا اور انسانِ کامل پر قرآنِ کریم کی کامل شریعت اتاری۔ وہ کامل کتاب اتاری جو نہ صرف چودہ سو سال پہلے کے اندھیرے زمانے میں ہدایت کا موجب بنی بلکہ تا قیامت اب اس کامل کتاب نے ہر اندھیرے کو دور کرنے کا باعث بننا ہے۔ اور اس رسول نے اب تا قیامت خاتم الانبیاء اور آخری شرعی نبی رہنا ہے۔ اور جب بھی خدا تعالیٰ کے بے چین اور پریشان بندے زمانے کی تاریخ کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کے آگے جھکیں گے اور چلّائیں گے تو اللہ تعالیٰ اِنَّـهٗ هُـوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم (کہ بے شک وہی بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے) کے قول کو پورا کرتے ہوئے بندوں کی تسلی کے لئے سامان پیدا فرماتا ہے۔ فرمائے گا۔ اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آپ کے عاشقِ صادق کو آپ ؐ کی غلامی میں بھیجا ہے۔ اس غلامِ صادق اور مسیح و مہدی نے ایک جگہ لیلۃ القدر کی جو تفسیر فرمائی ہے وہ بیان کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’ایک نہایت لطیف نکتہ جو سورۃ القدر کے معانی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اس سورۃ میں صاف اور صریح لفظوں میں فرما دیا ہے کہ جس وقت کوئی آسمانی مصلح زمین پر آتا ہے تو اس کے ساتھ فرشتے آسمان سے اتر کر مستعد لوگوں کو حق کی طرف کھینچتے ہیں۔ پس ان آیات کے مفہوم سے یہ جدید فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ اگر سخت ضلالت اور غفلت کے زمانہ میں یک دفعہ ایک خارق عادت طور پر انسانوں کے قویٰ میں خود بخود مذہب کی تفتیش کی طرف حرکت پیدا ہونی شروع ہو جائے تو وہ اس بات کی علامت ہوگی کہ کوئی آسمانی مصلح پیدا ہو گیا ہے کیونکہ بغیر روح القدس کے نزول کے وہ حرکت پیدا ہونا ممکن نہیں۔ اور وہ حرکت حسبِ استعداد و طبائع دو قسم کی ہوتی ہے۔ حرکتِ تامّہ اور حرکتِ ناقصہ۔ حرکتِ تامّہ وہ حرکت ہے جو روح میں صفائی اور سادگی بخش کر اور عقل اور فہم کو کافی طور پر تیز کر کے رُو بحق کر دیتی ہے۔ اور حرکتِ ناقصہ وہ ہے جو روح القدس کی تحریک سے عقل اور فہم تو کسی قدر تیز ہو جاتا ہے۔ مگر بباعث عدمِ سلامت استعداد کے وہ رُو بحق نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مصداق اس آیت کا ہو جاتا ہے کہ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا (البقرۃ:11) یعنی عقل اور فہم کے جنبش میں آنے سے پچھلی حالت اس شخص کی پہلی حالت سے بدتر ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ تمام نبیوں کے وقت میں یہی ہوتا رہا کہ جب ان کے نزول کے ساتھ ملائک کا نزول ہوا تو ملائک کی اندرونی تحریک سے ہر یک طبیعت عام طور پر جنبش میں آ گئی۔ تب جو لوگ راستی کے فرزند تھے وہ ان راستبازوں کی طرف کھنچے چلے آئے اور جو شرارت اور شیطان کی ذریت تھے وہ اس تحریک سے خوابِ غفلت سے جاگ تو اٹھے اور دینیات کی طرف متوجہ بھی ہو گئے لیکن بباعث نقصان استعداد حق کی طرف رخ نہ کر سکے۔ سو فعل ملائک کا جو ربانی مصلح کے ساتھ اترتے ہیں، ہر یک انسان پر ہوتا ہے۔ لیکن اس فعل کا نیکوں پر نیک اثر اور بدوں پر بد اثر پڑتا ہے۔.......... اور جیسا کہ ہم ابھی اوپر بیان کر چکے ہیں یہ آیتِ کریمہ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا (البقرۃ:11)۔ اسی مختلف طور کے اثر کی طرف اشارہ کرتی ہے‘‘۔

فرمایا ’’یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ہر نبی کے نزول کے وقت ایک لیلۃ القدر ہوتی ہے جس میں وہ نبی اور وہ کتاب جو اس کو دی گئی ہے آسمان سے نازل ہوتی ہے اور فرشتے آسمان سے اترتے ہیں۔ لیکن سب سے بڑی لیلۃ القدر وہ ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی ہے۔ درحقیقت اس لیلۃ القدر کا دامن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ اور جو کچھ انسانوں میں دلی اور دماغی قویٰ کی جنبش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آج تک ہو رہی ہے وہ لیلۃ القدر کی تاثیریں ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ سعیدوں کے عقلی قویٰ میں کامل اور مستقیم طور پر وہ جنبشیں ہوتی ہیں اور اشقیاء کے عقلی قویٰ ایک کج اور غیر مستقیم طور سے جنبش میں آتے ہیں۔ اور جس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نائب دنیا میں پیدا ہوتا ہے تو یہ تحریکیں ایک بڑی تیزی سے اپنا کام کرتی ہیں۔ بلکہ اسی زمانہ سے کہ وہ نائب رحمِ مادر میں آوے، پوشیدہ طور پر انسانی قویٰ کچھ کچھ جنبش شروع کرتے ہیں اور حسبِ استعداد اُن میں ایک حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس نائب کو نیابت کے اختیارات ملنے کے وقت تو وہ جنبش نہایت تیز ہو جاتی ہے۔

پس نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزول کے وقت جو لیلۃ القدر مقرر کی گئی ہے وہ درحقیقت اس لیلۃ القدر کی ایک شاخ ہے یا یوں کہو کہ اس کا ایک ظلّ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی ہے۔ خدائے تعالیٰ نے اس لیلۃ القدر کی نہایت درجہ کی شان بلند کی ہے جیسا کہ اس کے حق میں یہ آیتِ کریمہ ہے کہ فِيْهَـا يُـفْـرَقُ كُـلُّ اَمْـرٍ حَـكِـيْـمٍ (الدخان:5) یعنی اس لیلۃ القدر کے زمانے میں جو قیامت تک ممتد ہے، ہر یک حکمت اور معرفت کی باتیں دنیا میں شائع کر دی جائیں گی اور انواع و اقسام کے علومِ غریبہ و فنونِ نادرہ و صناعات عجیبہ صفحہ عالم میں پھیلا دیئے جائیں گے۔ اور انسانی قویٰ میں موافق ان کی مختلف استعدادوں اور مختلف قسم کے امکان بسطت علم اور عقل کے جو کچھ لیاقتیں مخفی ہیں یا جہاں تک وہ ترقی کر سکتے ہیں سب کچھ بمنصۂ ظہور لایا جائے گا۔ لیکن یہ سب کچھ ان دنوں میں پُر زور تحریکوں سے ہوتا رہے گا کہ جب کوئی نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں پیدا ہوگا۔ درحقیقت اسی آیت کو سورۃ الزلزال میں مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے کیونکہ سورۃ الزلزال سے پہلے سورۃ القدر نازل کر کے یہ ظاہر فرمایا گیا ہے کہ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ خدائے تعالیٰ کا کلام لیلۃ القدر میں ہی نازل ہوتا ہے اور اس کا نبی لیلۃ القدر میں ہی دنیا میں نزول فرماتا ہے۔ اور لیلۃ القدر میں ہی وہ فرشتے اترتے ہیں جن کے ذریعہ سے دنیا میں نیکی کی طرف تحریکیں پیدا ہوتی ہیں اور وہ ضلالت کی پُر ظلمت رات سے شروع کر کے طلوعِ صبحِ صداقت تک اسی کام میں لگے رہتے ہیں کہ مستعد دلوں کو سچائی کی طرف کھینچتے رہیں‘‘۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 155 تا 160)

پس یہ ہے وہ خوبصورت وضاحت جس کا ذکر جیسا کہ مَیں نے کہا آپ نے مختلف رنگ میں مختلف جگہوں پر کیا ہے، مختلف کتابوں میں کیا ہے۔ یہ ایک نمونہ ہے۔ اگر دنیا کو، خاص طور پر مسلمانوں کو یہ بات سمجھ آ جائے، تو اللہ تعالیٰ کے اس فرستادہ کی مخالفت کے بجائے اس کے مددگار بن جائیں۔ یہ دلیل جو آپ نے دی ہے بڑی زبردست دلیل ہے۔ اس کو ان لوگوں کی توجہ کھینچنے والا ہونا چاہئے جو اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمیں امن اور سکون چاہئے۔ اور زمانے کی اصلاح کے لئے کسی مصلح کی تلاش میں ہیں۔ یا مسیح و مہدی کے زمانے کی احادیث میں بیان کی گئی نشانیوں کے مطابق مسیح و مہدی کی آمد کے منتظر ہیں۔ ایسے لوگوں کو آپ کے ان الفاظ پر غور کرنا چاہئے۔

آپ فرماتے ہیں۔ جو مَیں نے پڑھا ہے اس میں ایک فقرہ یہ ہے کہ ’’اگر سخت ضلالت اور غفلت کے زمانہ میں یک دفعہ ایک خارق عادت طور پر انسانوں کے قویٰ میں خود بخود مذہب کی تفتیش کی طرف حرکت پیدا ہونی شروع ہو جائے تو وہ اس بات کی علامت ہوگی کہ کوئی آسمانی مصلح پیدا ہو گیا ہے کیونکہ بغیر روح القدس کے نزول کے وہ حرکت پیدا ہونا ممکن نہیں‘‘۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں اس وقت کے علماء اور نیک لوگوں کی تحریریں اگر پڑھیں اور اقوال دیکھیں تو سب اس بات کے گواہ ہیں کہ مسیح اور مہدی کے آنے کا وقت ہے اور وہ کسی کی آمد کے انتظار میں تھے کہ کوئی مسیحا آئے۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ فرمایا تو انہی میں سے ایک طبقہ مخالفت میں بڑھ گیا۔ اور بہت سوں نے اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کے بجائے بگاڑ لی۔ اور بہت سے ایسے تھے جنہوں نے اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کا سامان کر لیا۔ اور آج تک یہ بے چینی لوگوں میں ہے۔ مختلف وقتوں میں سوال اٹھتے رہتے ہیں اور وقتاً فوقتاً اخباروں میں یہ بیان آتے رہتے ہیں کہ کسی مسیحا کی ضرورت ہے، کوئی کہتا ہے کہ مسلم اُمّہ کو سنبھالنے کے لئے خلافت کی ضرورت ہے۔ لیکن جب تک مسیح موعود نہیں آئے گا خلافت کس طرح جاری رہ سکتی ہے۔ یہ جو سب باتیں ہیں، یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے یا بیان جاری ہوتے ہیں یا لوگوں کے احساسات ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والا آ گیا ہے۔ یہی دلیل

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
الفضل جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی ہے۔ تبھی دلوں میں یہ سارا ارتعاش پیدا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کا فرستادہ آتا ہے تو دو طرح کی حرکت ہوتی ہے۔ حرکتِ تامہ اور حرکتِ ناقصہ۔ ایک صحیح اور مکمل حرکت اور ایک کمزور اور نقص والی حرکت۔ حرکتِ تامہ سے جو صحیح حرکت ہے اس سے روح کی صفائی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ سے ہدایت کی تلاش ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے۔ انسان عقل و فہم سے کام لے کر حق کو پہچان لیتا ہے۔ بعض نشانات ظاہر ہوتے ہیں تو ان کے اشارے سمجھ کر حق کو پہچان لیتا ہے۔ بعض سعید روحوں کو اللہ تعالیٰ ویسے بھی رہنمائی فرما دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسے سعید فطرت لوگ تو آپ کو پہچان گئے جن کے دلوں میں نیکی تھی، جنہوں نے اپنے دل، جذبات کو صحیح راستے پر چلایا۔ لیکن ابوجہل جیسے لوگ جو اپنے زعم میں اپنے آپ کو عقل مند سمجھتے تھے وہ محروم رہ گئے اور ہلاک ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے میں بھی حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاولؓ کی مثال لے لیں۔ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہیدؓ کی مثال لے لیں۔ ان جیسے لوگ باوجود فاصلے کی دوری کے ساری دوریوں کو سمیٹتے ہوئے، سارے فاصلوں کو سمیٹتے ہوئے آپ کے قدموں میں آ گئے اور قبول کر لیا۔ اور مولوی محمد حسین بٹالوی جیسے لوگ جو قریب رہنے والے تھے جو بچپن کے دوست تھے وہ دشمنی کی وجہ سے محروم رہ گئے۔ یہ محروم رہنے والے جو ہیں ان کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ بباعث عدمِ سلامت استعداد کے رو بحق نہیں ہو سکتا۔ پس ان کی استعدادیں نیکی اور سلامتی قبول کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتیں۔ ان کے دل ٹیڑھے ہوتے ہیں۔ دلوں میں تکبر ہوتا ہے۔ اور خود پسندی ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ بھی ان کی مدد نہیں کرتا۔ ان کی رہنمائی نہیں کرتا۔ بلکہ ان کا مرض جو ہے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا۔ فرمایا کہ ایسے لوگوں کی عقل و فہم میں حرکت بجائے مثبت طرف چلنے کے منفی ہو جاتی ہے۔ اور اس منفی سوچ کی وجہ سے ان کی جو روحانی حالت ہے وہ پہلی حالت سے بھی بدتر ہو جاتی ہے۔ پس آج بھی یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے منکرین کا ہے۔ اپنے زعم میں نیکی کی باتیں بھی کر رہے ہوتے ہیں تو ان کی نیکی کی باتوں کا اثر نہیں ہو رہا ہوتا۔ کیوں نہیں ہو رہا ہوتا؟ اس مخالفت کی وجہ سے جو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کر رہے ہیں اور پھر

اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی اس کا منطقی نتیجہ پیدا کر رہی ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے فرستادے کی مخالفت کی جائے تو زبان میں نیکی کی باتوں کا اثر بھی نہیں رہتا۔ برائی کی باتوں کا بے شک رہ جائے۔ ان کی باتوں میں روحانیت نہیں ہوتی۔ ہر بات بے دلیل ہوتی ہے۔ الفضل انٹرنیشنل میں طاہر ندیم صاحب عربوں کے حالات سے متعلق مضمون لکھتے ہیں۔ اس دفعہ بھی الفضل میں طاہر ہانی صاحب جو ہمارے عرب ہیں اور ایک واقفِ زندگی بھی ہیں اور محنت سے عربی ڈیسک کا کام کر رہے ہیں ان کے قبولِ احمدیت کی کہانی ان کی زبانی بیان ہو رہی تھی۔ احمدیت قبول کرنے سے پہلے ہانی صاحب کہتے ہیں کہ میری یہ کوشش ہوتی تھی کہ احمدیت کے رد اور مخالفت میں مَیں ہر طرح کی مدد حاصل کروں، حربہ استعمال کروں لیکن جب انہوں نے بعض کتابیں پڑھیں تو دلیل کے لئے ایک عالم کے پاس گئے۔ وہ ان کے خیال میں ایسے صاحبِ علم تھے کہ وہ منٹوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو یہ سب دعاوی تھے یا جماعت جو دلیلیں پیش کرتی ہے ان کو ردّ کر سکتے تھے۔ یا ان میں صلاحیت تھی کہ وہ ردّ کر سکیں۔ بہر حال وہ کہتے ہیں کئی دن میں جاتا رہا۔ ان کو پڑھنے کے لئے کتابیں بھی دیں۔ وہ عالم صاحب ہر بات کے پڑھنے کے بعد اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے تھے کہ دیکھو اس کتاب میں کیسی پھس پھسی بات لکھی ہوئی ہے۔ یہ کیا فضول بات لکھی ہوئی ہے۔ بجائے اس کے کہ اس کی کوئی عقل سے کوئی قرآن سے کوئی حدیث سے دلیل دیتے یا اس کا ردّ کرتے۔ اسی طرح انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ مصطفیٰ ثابت صاحب کے ساتھ مَیں نے ان کا مناظرہ کروا دیا تو وہاں بھی سوائے ساری رات وقت کا ضیاع ہوا اور کچھ بھی انہوں نے نہیں کیا۔ آخر انہوں نے اس نام نہاد عالم کو جن کو وہ بہت بڑا عالم سمجھتے تھے چھوڑ دیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی حق کی طرف رہنمائی فرمائی۔

(الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 27 اگست تا 2 ستمبر 2010 صفحہ 4-3)

تو باوجود دینی علم ہونے کے اللہ تعالیٰ کے فرستادے کے زمانے میں ان سب دینی عالموں کی روحانیت اور مذہب کے معاملے میں دلائل ختم ہو جاتے ہیں۔ اور مخالفت کی وجہ سے جیسا کہ میں نے کہا روحانیت ختم ہو جاتی ہے۔ جب روحانیت ختم ہو جائے تو دینی فہم اور ادراک بھی نہیں رہتا، نہ رہ سکتا ہے۔ کیونکہ یہ تقویٰ سے آتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تعلق سے آتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی مخالفت شروع ہو جائے تو تقویٰ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جو لوگ راستی کے فرزند تھے وہ راستبازوں کی طرف کھنچے چلے آئے اور جو شرارت اور شیطان کی ذریت تھے وہ اس تحریک سے خوابِ غفلت سے جاگ تو اٹھے اور دینیات کی طرف متوجہ بھی ہو گئے لیکن بباعث نقصانِ استعداد حق کی طرف رخ نہ کر سکے۔

پس آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ دین کی رغبت کا دعویٰ تو ہے لیکن روحانی رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے دین کے نام پر شیطانی عمل ہیں۔ آج اگر جائزہ لیں تو ایسے ہی لوگ مذہب کے نام پر خون کرنے والے ہیں۔ اس اقتباس میں جو مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا پڑھا، لیلۃ القدر کے حوالے سے ایک بہت اہم بات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ اصل لیلۃ القدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی اور اس لیلۃ القدر کا زمانہ قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ اور اس کا نتیجہ ہے کہ نیک لوگ سیدھے راستے کی طرف آ رہے ہیں۔ آج بھی اس لیلۃ القدر کا وہی فیض ہے جو نیکی اور روحانیت میں ترقی کا باعث بن رہا ہے۔ لیکن جو بدبخت ہیں، بدقسمت ہیں وہ راستے سے ہٹے ہوئے ہیں اور ہٹتے چلے جا رہے ہیں۔ ذریت شیطان بن رہے ہیں۔ تباہی کے گڑھے میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لیلۃ القدر کا زمانہ آپ کے نائب اور مسیح موعود کے ذریعے دوبارہ ظلی طور پر قائم ہوا ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے اس زمانے کی لیلۃ القدر کی قدر اور پہچان کر کے ہم لیلۃ القدر کو پا سکتے ہیں۔ پس لوگوں کی حالتوں، دین پر صحیح ہونا اور سعید فطرت بنتے ہوئے فیض اٹھانا یا اپنے زعم میں دین کے ٹھیکے دار بن کر دین کے نام پر ظلم و بربریت پھیلانا اور خون کرنا اسی طرح مختلف طریقوں سے ایجادات کا پھیلاؤ، ان میں بعض ایجادات جو استعمال ہو رہی ہیں وہ انسانی قدروں اور اخلاق کی پامالی کا ذریعہ بن رہی ہیں اور بعض ایسی بھی ہیں جو مومنوں کے فائدے کے لئے ہیں۔ کلامِ الٰہی اور علم و فضل کے پھیلانے کا ذریعہ بن رہی ہیں۔ تو یہ جو سب مثبت اور منفی باتیں ہیں، اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی آمد اور لیلۃ القدر ہونے کا ثبوت ہیں۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرشتوں کے اترنے کا سلسلہ مطلع الفجر تک رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ لیلۃ القدر کا وہ خاص زمانہ تھا جس میں فرشتے سلامتی لے کر اترتے رہے، یہاں تک کہ آپ کا اس دنیا سے واپسی کا وقت آ گیا۔ آپ نے کامیابیاں دیکھیں، فتوحات دیکھیں۔ اسلام کا غلبہ ہو گیا۔ یہ مطلع الفجر تھا، وہ زمانہ تو لوٹ کر نہیں آ سکتا۔ جب دین کامل ہوا، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں پوری ہوئیں، کامل اور مکمل شریعت قرآنِ کریم کی صورت میں نازل ہوئی تو وہ ایک دور تھا جو گزر گیا۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ نائب رسول کے زمانے میں ظلی طور پر یہ ظہور میں رہتا ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافتِ راشدہ کے زمانے میں یہ روشن صبح جو تھی وہ تیس سال تک رہی، اور پھر آہستہ آہستہ روحانی اندھیرے پھیلنے شروع ہوئے اور مکمل اندھیرا زمانہ بھی آ گیا جو آپ کی پیشگوئی کے عین مطابق تھا۔ پھر آپ کے ظل کی بعثت کے ساتھ ظلّی طور پر لیلۃ القدر کا ایک نیا زمانہ شروع ہو گیا۔ اب ہم جس زمانے سے گزر رہے ہیں یہ مطلع الفجر کے بعد کا زمانہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات کے بعد ایک لحاظ سے وہ دور بھی ختم ہوا۔ یہ دن جو طلوع ہوا ہے تو اس سے فیض پانے کے لئے اس زمانے میں اسلام اور احمدیت کے لئے جو فتوحات مقدر ہیں ان کو دنیاوی جاہ و حشمت سے بچانے کے لئے اور روحانیت کے معیار اونچے کرتے رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ ہمیں ہر سال بار بار رمضان میں لیلۃ القدر کی یاد دہانی کرواتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ لیلۃ القدر کا زمانہ تھا اور وہ تا قیامت قائم رہے گا۔ یعنی ایک لحاظ سے تو آپ کے وصال اور قرآنِ کریم کے اترنے کے ساتھ یہ ختم ہو گیا اور طلوعِ فجر ہوا لیکن ایک لحاظ سے جاری رہے گا کہ قرآن اور رمضان کے حق ادا کرو۔ تو اُمّت کو بھی اس میں پیغام ہے کہ اُمّت بھی رمضان میں ایک رات جو لیلۃ القدر کی رات کہلاتی ہے اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بار بار کے روحانی ماحول کو پیدا کر کے مومنوں پر احسان کیا ہے۔ پس اگر اس احسان کا احساس کرتے ہوئے ہم اپنے فرائض ادا کرتے رہیں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاری شدہ فیض سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے انعامات سے ہمیشہ نوازتا رہے۔ ہمارے دشمن جو اپنے زعم میں ہم پر دن رات تنگیاں وارد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ہمیں اندھیروں میں دیکھنا چاہتے ہیں، ہماری تباہی چاہتے ہیں اور اپنے زعم میں ہمیں برباد کرنا چاہتے ہیں، کیونکہ الٰہی جماعتیں تو کبھی ضائع نہیں ہوتیں نہ برباد ہو سکتی ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ تنگیاں جو آج کل ہمارے اوپر خاص طور پر پاکستان میں پیدا کی جا رہی ہیں، یہ لیلۃ القدر کے سامان لے کر آئیں اور پھر ہم مطلع الفجر کا وہ نظارہ دیکھیں جو ہمیشہ کی سلامتی اور فتوحات کی صورت میں ظاہر ہو، اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

119 واں جلسہ سالانہ قادیان 2010

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۱۹ واں جلسہ سالانہ قادیان، قادیان دارالامان میں انشاء اللہ تعالیٰ۔ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز اتوار۔ سوموار۔ منگل منعقد کیا جا رہا ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) احباب کرام ابھی سے اِس للٰہی جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی تیاری شروع کر دیں۔ خود بھی شامل ہوں اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اپنے ہمراہ لائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

محرم الحرام۔حادثہ کربلا: حقیقت کے آئینہ میں

(مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ ساندھن، آگرہ (راجستھان)

تاریخ اسلام کی روشنی میں ماہِ محرم اوّل تا آخر حرمتوں ، برکتوں اور عظمتوں سے بھر پور ہے لیکن اس ماہ کی دسویں تاریخ جسے ’’عاشور‘‘ بھی کہا جاتا ہے، اسی روز اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور قوم بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے نجات بخشی تھی چنانچہ حضرت موسیٰ اور اُن کی قوم کے افراد نے اس دِن کو شکر و سپاس اور خوشی کا دِن قرار دیکر روزہ رکھا۔

رمضان کے روزوں کی فرضیت سے قبل رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام ؓ ’’عاشورہ‘‘ کا روزہ غایت درجہ اہتمام سے رکھا کرتے تھے لیکن رمضان کی فرضیت کے بعد عاشورہ کے روزوں پر پہلے جیسا اہتمام نہ رہا چنانچہ مدینہ کے یہود جو یہ روزہ رکھتے تھے ایک مرتبہ رسولِ خدا ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ تم لوگ کیا سمجھ کر یہ روزہ رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ اسی دن اللہ نے حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر فتح عطا فرمائی تھی تو حضرت موسیٰ نے اس دن روزہ رکھا تھا۔ تب آپ ؐ نے فرمایا کہ میں زیادہ حقدار ہوں کہ اس شکر و سپاس میں موسیٰ کی ہمنوائی کروں۔

پس یہ دن اللہ کی نعمت کے شکر و سپاس کا ہے نہ کہ غم واندوہ اور گریہ و ماتم کا اب یہ ایک الگ بات ہے کہ اسی روز ۱۰ محرم کو ایک انتہائی اندوہناک اور غم انگیز واقعہ کربلا بھی پیش آگیا۔ جس میں نواسہ رسول ؐ حضرت امام حسین ؓ اور آپ کے اعوان وانصار نے ظالم اور بے رحم دشمنوں کے ہاتھوں شہادت پائی۔

’’عاشورہ‘‘ محرم الحرام کے دن کو عزاداری اور گریہ و ماتم اور سینہ کوبی سے تبدیل کرنا سراسر دین و شریعت پر ظلم اور بے راہ روی اور بے دینی ہے۔ اہلِ ایمان کو ایسی لغو اور بیہودہ رسموں سے پرہیز لازمی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب احکام الٰہی کا پاس ولحاظ اُٹھا دیا جائے تو پھر خدا اور رسول سے محبت کے کیا معنی ہیں؟ اور جب رسول کے روشن فرامین واضح ہدایات ہی کا پاس واحترام باقی نہ رہا تو رسول کے اہل بیعت سے دعویٰ محبت کیا چیز رہی؟

حادثہ کربلا : حضرت امام حسین ؓ اور اُن کے ساتھی ۶۰ ھ میں میدان کربلا میں یقیناً ظالمانہ طور پر شہید کئے گئے۔ اس واقعہ کی یاد میں لاریب جس قدر بھی آنسو بہائے جائیں وہ کم ہے۔ یقیناً یہ صدمہ جانکاہ ہر کلمہ گو اہل اسلام کے دل کو دہلا دینے والا ہے۔ یہ وہ حقیقت اور سچائی ہے کہ مامور من اللہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے بھی مخصوص انداز میں اس پر روشنی ڈالی ہے۔ آپ ؑ فرماتے ہیں:۔

’’ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع دُنیا کا کیڑا اور ظالم تھا اور جن معنوں کی رُو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنے اس میں موجود نہ تھے۔ مومن بنا کوئی سہل امر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کی نسبت فرماتا ہے۔ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا ۔ اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے تو اُن سے کہہ دے کہ تم حقیقتاً ایمان نہیں لائے لیکن تم یہ کہا کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر فرمانبرداری قبول کر لی ہے۔ (حجرات: ۱۵) مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں جن کے دل پر ایمان رکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کیلئے اختیار کرتے ہیں اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی ہو یا اعمالِ فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دور تر لئے جاتے ہیں لیکن بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دُنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر تھا اور بلاشبہ ان برگزیدوں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کرتا ہے اور بلاشبہ وہ سردارانِ بہشت میں سے ہے اور ایک ذرّہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کا تقویٰ اور محبت اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کی اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دِل جو اس شخص کا دُشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دِل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دُنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کی قدر مگر وہی جو انہی میں سے ہے۔ دُنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دُنیا سے بہت دور ہیں یہی وجہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دُنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسین رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کی جاتی‘‘۔

(بحوالہ فتاویٰ احمدیہ حصہ دوئم صفحہ ۴۲)

یہ تو ہوا اہل بیت کے ساتھ ایک قلبی کیفیت کا پرخلوص اظہار محبت جو کہ امام الزماں علیہ السلام نے دلگداز انداز میں کیا۔ بس اسی قسم کی قلبی کیفیت ہماری بھی حادثہ کربلا کی یاد میں رہنی چاہئے نہ کہ امر حقیقت کو پس پشت ڈال کر خرافاتی اقدامات کئے جائیں۔ والعیاذ باللہ۔ یہاں پر ایک سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا رسول پاک کے ہمراہ جنگ بدر و اُحد میں بڑھکر شہید ہونے والوں میں سے کسی ایک پر بھی گریہ و ماتم کی ضرورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں یا آپ کے بعد سمجھی گئی اگر نہیں تو کیوں؟ کیا اسلامی غزوات کی تاریخ میں کوئی ایک بھی شہادت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں یا آپ کے بعد ایسی نہ تھی کہ اس کیلئے آنسوؤں کے چند قطرے بہائے جاتے؟ کیا دور رسالت کے شہداء جن کی شہادت کی تصدیق قرآن پاک نے کر دی ہے وہ بھی اس لائق نہیں تھے؟ ضرور اس لائق تھے لیکن دین اسلام میں شہادت مومن کے لئے ایک اعزاز و انعام ہے، مصیبت و غم نہیں۔

قارئین کرام! ماہِ محرم میں نام نہاد مسلمان جو بدعات سے پر خرافاتی اقدامات کرتے رہے ہیں، اُس تعلق میں ایک حق گو کے تبصرے کو خاکسار یہاں نقل کرنا چاہتا ہے جس میں کہ مبصر نے کافی حد تک تصویر کشی کی ہوئی ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

’’جوانانِ جنت کے سردار کی برسی اس ماہ میں ہر جگہ کے طول و عرض میں منائی جائے گی لیکن کیونکر اور کس طرح؟ اس کے سُرخ سُرخ خون کی یاد میں نئے نئے سبز رنگ کے کپڑے رنگ کر پہنے جائیں گے۔ وہ بھوکا رہا تھا، اس کی بھوک کی یاد میں لذیذ کھانے کھائے جائیں گے اور گھر گھر مزیدار حلوے اور شیر مالوں کے حصے تقسیم ہوں گے۔ وہ پیاس میں تڑپا تھا اس کی پیاس کو یاد کر کے برف اور دودھ ڈال کر اعلیٰ درجہ کے مکلّف شربت تیار ہوں گے اور ان کے کئی کئی گلاس زیر حلق اتارے جائیں گے۔ اس نے اپنی راتیں رکوع و سجود میں قیام و تلاوت میں مناجات و زاری میں بسر کی تھیں اور اس کی برسی منانے والے مٹی کے چراغ، بجلی کے قمقمے اور گیس کے ہنڈے جلا جلا کر ساری رات ایک میلہ اور جشن قائم رکھیں گے۔ اس کے گھر کی معزز خواتین معاذ اللہ موسیقی کا ذکر ہی کیا شاید شاعری کے بھی قریب نہیں گئی تھیں اس گھر ان کی باندی اور کنیز ہونے پر فخر کرنے والی عورتیں اپنی راتیں خوش الحانی کی پوری رعایت کے ساتھ سوزخوانیوں کے کمالات دکھانے میں بسر کر دیں گی۔ اس کے کان میں ساری عمر شاید کبھی باجے کی آواز نہ پڑی ہو، آج اس کے نام پر عشرہ بھر ہر ہر گلی کوچہ ڈھول اور تاشوں کے شور سے گونج کر رہے گا۔ تعزیے اُٹھائیں گے، غم گشت کریں گے، براق بنیں گے مجلسیں برپا ہوں گی۔ کہیں چائے تقسیم ہوگی، کہیں شیر مال بنیں گے، غرض پورے دس دن خوب دل کھول کر جشن رہے گا، جو کھانے کبھی نہ کھائے تھے کھانے میں آئیں گے۔ جو منظر کبھی نہ دیکھے تھے دیکھنے میں آئیں گے اور سب کچھ کون کرے گا؟ آریہ نہیں، یہودی نہیں، عیسائی نہیں، ہندو نہیں سکھ نہیں، پارسی نہیں، دُشمن نہیں، دوست غیر مسلم نہیں اپنے کو مسلمان کہلانے والے اور مسلمانوں میں بھی اپنے کو سنی کہنے والے اور اپنے اہل سنت ہونے پر فخر کرنے والے لوگ کریں گے اور اگر کوئی اس سارے ہنگامہ عیش و عشرت کے خلاف اس یادِ ایام کے نہیں، تمسخر یاد ایام کے خلاف زبان کھولے تو وہ مردود ہے، دشمن اہل بیت ہے، بے دین ہے، لامذہب ہے اور سب کے عقائد کو بگاڑنے والا ہے‘‘۔

(ہفت روزہ جدید ترجمان دہلی مارچ ۲۰۰۳)

علامہ اقبال نے بجا کہا ہے:

’’یہ وہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود‘‘

بہرکیف اُمت مسلمہ کیلئے ضروری ہے بلکہ لازمی ہے کہ ماہِ محرم میں بدعات سے گریز کرتے ہوئے خرافاتی اقدامات سے پرہیز کرتے ہوئے راستی اور ایمانی باتوں کی طرف دھیان دیں، خاص کر ماہِ محرم میں ہاں ایسا بھی کیا جاسکتا ہے کہ ماہِ محرم میں عزیز و اقارب کو بلا کر اُن کو داستان کربلا، محرم کی کہانی ضرور سنا دی جائے۔ ایسی ہی ہدایات ہم کو حضرت اقدس امام مہدی علیہ السلام کی پاک روشنی سے ملتی ہیں چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ؓ بیان کرتے ہیں:۔

’’ایک دفعہ جب محرم کا مہینہ تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے باغ میں ایک چار پائی پر لیٹے ہوئے تھے، آپ نے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم اور ہمارے بھائی مبارک احمد مرحوم کو جو سب بہن بھائیوں میں چھوٹے تھے، اپنے پاس بلایا اور فرمایا آؤ میں تمہیں محرم کی کہانی سناؤں۔ پھر آپ نے بڑے دردناک انداز میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے واقعات سنائے۔ آپ یہ واقعات سناتے جاتے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسوں رواں تھے۔ اس دردناک کہانی کو ختم کرنے کے بعد آپ نے بڑے کرب کے ساتھ فرمایا:

’’یزید پلید نے یہ ظلم ہمارے نبی کریم کے نواسے پر کروایا۔ مگر خدا نے بھی ان ظالموں کو بہت جلد اپنے عذاب میں پکڑ لیا‘‘۔

اُس وقت آپ پر عجیب کیفیت طاری تھی اور اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ کی المناک شہادت کے تصور سے آپ کا دل بہت بے چین ہو رہا تھا اور یہ سب کچھ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی وجہ سے تھا‘‘۔

(تقریر جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۶۰ء روایات حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ؓ)

پس حقیقت یہ ہے کہ اسلام دین رحمت ہے، اس کی تعلیمات میں سادگی اور آسانی ہے۔ دین کے تعلق سے ہمیں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا ہے، اس چیز کو اسلام کے بنیادی ماخذ کتاب اللہ، سنت رسول اور احادیث میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے۔ پھر اسی کی روشنی میں مہدی برحق علیہ السلام اس زمانہ میں اسلامی ہدایات و تعلیمات کی ترجمانی وتشریح کر چکے ہیں۔ اب اگر ضرورت ہے تو صرف عمل کی اور بس کیونکہ ماہِ محرم میں جو کچھ بدعات وخرافاتی اقدامات کے طریق کو عوام کالانعام اپناتے ہیں، یہ سراسر اسلام مخالف عمل ہے اور اس سے مربوط رہنا موجب غضب الٰہی ہے۔

اللہ پاک تمام کلمہ گو مسلمانوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے (آمین) ☆☆☆

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۰ء

مردوں اور عورتوں کی طرف استعمال کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ کسی قسم کا کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا اور جلسہ نہایت پُر امن اور بابرکت ماحول میں منعقد ہوا۔ بفضلہٖ تعالیٰ حاضری بھی گزشتہ سال سے زیادہ رہی۔ الحمدللّٰہ علی ذلک۔

اس جلسہ سالانہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کا رواں ترجمہ 12 زبانوں میں کیا گیا۔ یاد رہے کہ UNO کی کارروائیوں کا ترجمہ صرف 6 زبانوں میں ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے بفضلہٖ تعالیٰ جماعت احمدیہ زیادہ وسیع روحانی UNO کی بنیاد رکھ چکی ہے۔

ایک اور خصوصیت یہ تھی کہ امسال لجنہ اماء اللہ کے جلسہ کے لئے دو گھنٹے کا وقت مختص کیا گیا جس میں خواتین نے اپنے پروگرام کے مطابق کارروائی منعقد کی اور باقی پروگراموں میں وہ پردہ کی رعایت کے ساتھ ساری کارروائی میں شریک رہیں۔

مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے تین مقامات پر مہمانوں کی رہائش اور لنگر کا انتظام کیا گیا جن میں بیت الفتوح، اسلام آباد (ٹلفورڈ) اور حدیقۃ المہدی شامل تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 25/جولائی کو مسجد فضل اور ان تینوں مقامات میں انتظامات کا معائنہ فرمایا اور حدیقۃ المہدی میں ان انتظامات کا باقاعدہ افتتاح فرمایا، کارکنان کو ضروری ہدایات سے نوازا اور اجتماعی دعا کروائی۔

امسال Uk سمیت 95 ممالک سے احباب شریک ہوئے۔ بفضلہٖ تعالیٰ ممالک کے لحاظ سے گزشتہ سال سے 11 ممالک کا اضافہ تھا جو بجائے خود ایک نشان ہے۔ شامل ہونے والے ممالک کے نام یہ تھے۔

افغانستان، جزائر Aland، الجیریا، آسٹریا، آسٹریلیا، بحرین، بنگلہ دیش، بیلا روس، بلجیم، بینن، برمودا، بوزنیا و ہرزیگوونیا، بوٹسوانا، برکینا فاسو، برما، آئیوری کوسٹ، کینیڈا، چین، کانگو، چیک ریپبلک، ڈنمارک، مصر، جزائر فاکلینڈ، فجی، فن لینڈ، فرانس، فرنچ گیانا، دی گیمبیا، جرمنی، غانا، یونان، Guadeloupe، گوئٹے مالا، گنی، گیانا، ہانگ کانگ، آئس لینڈ، انڈیا، انڈونیشیا، آئرلینڈ، اسرائیل، اٹلی، جاپان، جرمنی، اردن، کازخستان، کینیا، کویت، کرغستان، لائبیریا، ملیشیا، مالی، ماریطانیہ، ماریشس، مراکش، نیپال، نیدرلینڈ، نیدرلینڈ (Antilles)، نیوکیلیڈونیا، نیوزی لینڈ، نائیجر، نائیجیریا، شمالی Mariana جزائر، ناروے، اومان، پاکستان، فلسطین، پیرو، پولینڈ، پرتگال، قطر، رومانیہ، رشین فیڈریشن، سینٹ مارٹن، سعودی عرب، سیرالیون، سنگاپور، سلووینیا، سپین، سری لنکا، سوازی لینڈ، سویڈن، سوئٹزرلینڈ، شام، تنزانیہ، ٹوگو، ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو، ترکی، ترکمانستان، متحدہ عرب امارات، یوگنڈا، یوکرین، UK، امریکہ، یمن۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 30/جولائی 2010ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے باقاعدہ افتتاح سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایک بج کر دس منٹ پر شروع ہوا اور دو بجے ختم ہوا۔ خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور نے نماز جمعہ اور عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ اس کے بعد احباب نے دوپہر کا کھانا کھایا۔

جلسہ سالانہ کے باقاعدہ افتتاحی اجلاس سے قبل 4:40 بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کی مین مارکی سے باہر پرچم کشائی کے لئے تشریف لائے۔ حضور انور نے جماعت احمدیہ عالمگیر کا پرچم لوائے احمدیت لہرایا اور مکرم امیر صاحب یوکے نے یوکے کا جھنڈا لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں تمام شاملین جلسہ شریک ہوئے۔

اس موقع پر شرکاء جلسہ نے پر جوش نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ سارے ماحول کو معطر رکھا۔ لوائے احمدیت اور برطانیہ کے جھنڈے کے ساتھ ساتھ ایسے بہت سے ممالک کے جھنڈے بھی لہرا رہے تھے جہاں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے۔ ان جھنڈوں کی تعداد 113 تھی۔ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے 198 ممالک میں قائم ہو چکی ہے لیکن بعض ممالک کے جھنڈے دستیاب نہ ہو سکے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں ہر سال دیگر ممالک کے ساتھ پاکستان کا جھنڈا بھی لہرایا جاتا رہا ہے۔ امسال یہ خاص بات تھی کہ جو جھنڈا لہرایا گیا وہ لندن میں پاکستان کے ہائی کمیشن کی طرف سے احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے نام بطور تحفہ پہلی بار بھجوایا گیا تھا۔

حضور انور کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری اور خطاب

پرچم کشائی کی تقریب کے بعد حضور انور جلسہ گاہ مردانہ میں تشریف لائے جہاں ہزاروں احباب نے اپنے امام ایدہ اللہ کا پر جوش اسلامی نعروں کے ساتھ استقبال کیا۔ حضور انور کے کرسی صدارت پر تشریف رکھنے کے بعد افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولانا فیروز عالم صاحب نے کی۔ آپ نے سورۃ نور کی آیات 53 تا 57 مع ترجمہ تلاوت کیں جن میں اللہ تعالیٰ اس کے رسولؐ اور خلیفہ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی طرح نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کی گئی ہے۔ تلاوت کے بعد مکرم عصمت اللہ صاحب آف جاپان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب

5:16 بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ خطاب کے لئے کھڑے ہوئے۔ احباب نے پر جوش اسلامی نعروں کے ساتھ اپنے پیارے امام کا استقبال کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے احباب کو السلام علیکم کہا اور تشہد و تعوّذ کے بعد سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بصیرت افروز خطاب فرمایا۔

(خطاب ہذا کا خلاصہ بدر مجریہ 12 اگست 2010ء کے صفحہ اوّل پر شائع ہو چکا ہے)

اس کے بعد حضور نے پرسوز اجتماعی دعا کرائی اور پھر السلام علیکم کا آسمانی تحفہ عطا کرتے ہوئے جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے جبکہ ساری جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گونج رہی تھی۔ 6:15 بجے افتتاحی اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا روز:

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کی کارروائی صبح ٹھیک دس بجے مکرم ڈاکٹر مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ غانا کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ مکرم نورالدین صاحب آف قادیان نے سورۃ توبہ کی آیات 112,111 کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ مکرم فلاح الدین صاحب آف جرمنی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ تلاوت و نظم کے بعد درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

☆......**تقریر بعنوان ''سیرۃ حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحبؓ''** مکرم فرید احمد صاحب، سیکرٹری امور خارجہ یوکے نے کی مکرم فرید احمد صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحبؓ کا وجود اللہ تعالیٰ کے جماعت پر کئے گئے بے شمار احسانات میں سے ایک احسان ہے۔ آپ کی چار دہائیوں پر پھیلی ہوئی خدمت دین، سادگی اور اخلاص نئی نسل کے لئے ایک مشعل راہ ہے۔ آپؓ 1884ء میں لدھیانہ میں پیدا ہوئے اور آپ کا نام رحیم بخش رکھا گیا جسے بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تبدیل کر کے عبدالرحیم رکھ دیا اور ''درد'' کا تخلص بھی ایک دوسرے موقع پر حضرت خلیفۃ ثانیؓ نے ہی عطا کیا۔ بچپن میں آپ اکثر بیمار رہا کرتے تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی برکت سے آپ نے بیماری سے مکمل شفا پائی۔

1914ء میں گریجوایشن کے بعد آپ انگلش میں ماسٹر ڈگری کرنا چاہتے تھے مگر حضرت خلیفۃ ثانیؓ کی تحریک پر آپ نے عربی میں یہ ڈگری مکمل کی۔ 1919ء میں انڈین سول سروس کا امتحان پاس کیا جس کے بعد آپ کو ملازمت کی پیشکش ہوئی مگر اسے قبول کرنے کی بجائے آپ نے اپنی زندگی وقف کر دی۔ آپ کو حضرت مصلح موعودؓ کا سب سے پہلا پرائیویٹ سیکرٹری ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ آپ کی فراست اور وسعت علمی کی وجہ سے آپ کو جماعت میں ایک ممتاز حیثیت حاصل تھی جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کو 1924ء میں ہونے والی ویمبلے کانفرنس (Wembley Conference) کے وفد میں شامل کیا گیا۔ اسی سال مسجد فضل کی بنیاد رکھی گئی اور حضرت خلیفۃ ثانیؓ نے آپ کو یوکے میں مشنری انچارج مقرر فرمایا اور مسجد فضل کی تعمیر مکمل ہونے پر آپ کو اس کا پہلا امام ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ اپنے قیام برطانیہ کے دوران آپ نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا اجراء فرمایا۔ آپ کو اردو اور انگریزی زبانوں پر عبور حاصل تھا اور آپ نے ان زبانوں میں کئی کتب بھی تحریر کیں۔ انگریزی زبان میں حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی پر مبنی 800 صفحوں کی کتاب Life of Ahmad (حیات احمد) آپ کی قوت تحریر کا ایک شاہکار ہے۔ اسی طرح آپ قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کے لئے قائم کردہ بورڈ کے ممبر بھی رہے۔ اپنی جرات مندی، حوصلے اور سیاسی بصیرت کی وجہ سے آپ کو سیاسی میدان میں بھی جماعت کی عظیم الشان خدمت کی توفیق حاصل ہوئی۔ انڈین وائسرائے سے کشمیر کے حوالے سے ملاقات اور وزیر اعظم پاکستان سے 1953ء کے فسادات کے دوران مذاکراتی کمیٹی کے سربراہ کی حیثیت سے ملاقات۔ نیز آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے سیکرٹری کے طور پر تقرری آپ کی سیاسی خدمات کی چند ایک مثالیں ہیں۔

1923ء میں آپ کو دوسری دفعہ امام مسجد لندن مقرر کیا گیا۔ اسی دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کو قائد اعظم کو انڈیا واپس آنے کے لئے ترغیب دینے کو کہا جو کہ گول میز کانفرنس کے بعد ہندوستانی سیاست سے مایوس ہو کر مستقل طور پر برطانیہ میں مقیم ہو چکے تھے۔ آپ کی پر حکمت ترغیب کے نتیجے میں قائد اعظم نے

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

ضروری گزارش

مضامین نگار حضرات اپنے مضامین، آراء اور دیگر کالمز، مستند حوالہ جات کے ساتھ صاف ستھرے اور صفحہ کی ایک جانب لکھ کر بھجوایا کریں۔ اگر مسودہ میں آیات اور حدیث درج ہوں تو مکمل اعراب کے ساتھ ارسال کریں۔ جزاکم اللہ۔ (ادارہ)

سیاست کے میدان میں واپس آنے کا اعلان ان الفاظ میں کیا کہ ’’ امام صاحب کی مؤثر اور پرحکمت ترغیب نے میرے لئے فرار کا کوئی راستہ نہیں رہنے دیا‘‘۔

مکرم فرید احمد صاحب نے حضرت مولانا دردؓ صاحب کی سادگی اور عاجزی وانکساری کے بھی کئی واقعات بیان کئے۔ سادگی کے باوجود آپ میں بلا کی خود اعتمادی تھی یہاں تک کہ حضرت خلیفہ ثانیؓ کی طرف سے جب آپ کو وائسرئے ہند سے ملاقات کے لئے بھجوایا جاتا تو وائسرائے بھی ملاقات کے بعد آپ کی تعریف میں رطب اللسان پائے جاتے۔ حضرت مولانا دردؓ صاحب کی دو بیویاں تھیں اور ہر بیوی سے 4 یا 5 بچے تھے۔ سلسلے کی طرف سے جو مشاہرہ آپ کو ملتا وہ مختلف کٹوتیوں اور والدہ صاحبہ کا حصہ نکالنے کے بعد اس قدر قلیل ہوتا کہ اس میں ایک عام آدمی کا گزارہ بھی بہت مشکل سے ہوسکتا، لیکن درد صاحبؓ نے ساری عمر کبھی بھی اپنی قلیل آمدنی کا ذکر نہ کیا بلکہ خدا کی رضا پر راضی رہتے ہوئے خلیفۂ وقت کی اطاعت اور سلسلے کی خدمات کو ہی اپنی زندگی کا نصب العین بنایا اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خلیفۂ وقت کی خوشنودی کو ہی اپنا سرمایۂ حیات سمجھا۔

قیام پاکستان کے بعد آپؓ کو تین نظارتوں یعنی ’’امور عامہ‘‘، ’’امور خارجہ‘‘، اور ’’نظارت تعلیم‘‘ کا ناظر مقرر کیا گیا جو کہ آپ کی قابلیت کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ 40 سال سے زائد عرصہ پر محیط خدمات دینیہ بجالانے کے بعد آپ کی وفات دل کا حملہ ہوجانے کی وجہ سے ہوئی۔ آپ کی وفات کا سن کر حضرت خلیفہ ثانیؓ نے فرمایا کہ ’’آج میری ٹیم مجھ سے چلی گئی‘‘۔ حضور کا یہ فرمانا خلیفۂ وقت کی نظر میں آپ کی عظمت اور اعلیٰ مقام کو ظاہر کرتا ہے۔ ان کی خدمات کی وجہ سے درد صاحبؓ کا نام جماعت کی تاریخ میں ہمیشہ سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔

☆......**تقریر بعنوان ’’نظام وصیت کی تاثیرات‘‘**۔ مکرم مولانا عبدالاول خان صاحب مبلغ انچارج بنگلہ دیش نے کی۔ مکرم مولانا عبدالاوّل صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ عام انسان بھی مرنے سے پہلے کوئی نہ کوئی وصیت کرتا ہے لیکن متقیوں کو خاص حکم دیا گیا ہے کہ جب تم پر موت کا وقت آئے تو والدین اور رشتہ داروں کے حقوق کو مدنظر رکھتے ہوئے وصیت کیا کرو۔

احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام میں بھی وصیت کا نظام جاری تھا بلکہ آنحضورؐ خود ان کی اس سلسلے میں رہنمائی فرماتے تھے۔ مولانا صاحب نے صحابی رسول سعد بن مالکؓ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان کی بیماری کے دوران آنحضورؐ ان کے پاس آئے اور فرمایا کہ 1/10 سے 1/3 تک حصہ جائیداد کی تم وصیت کر سکتے ہو۔ 1905ء میں حضرت مسیح موعودؑ نے خدا سے اپنی وفات کی بار بار خبر پا کر ایک رسالہ الوصیت کے نام سے تحریر فرمایا جس میں آپؑ نے کل 4 مضامین پر روشنی ڈالی جن میں سے ایک خدا تعالیٰ کی وحی کی تحت ’’وصیت کے نظام‘‘ کا تفصیل سے بیان بھی ہے۔ اسی طرح آپؑ نے ایک قبرستان کے قیام کا منصوبہ بھی پیش فرمایا اور اس میں دفن ہونے کے لئے جو شرائط مقرر فرمائیں ان میں سے ایک شرط یہ تھی کہ اس قبرستان میں وہی شخص دفن ہوگا جو یہ وصیت کرے کہ موت کے بعد اس کی جائیداد کا کم از کم 1/10 حصہ اشاعت اسلام اور دین کی اغراض کے لئے استعمال کیا جائے اور اسے زیادہ سے زیادہ بڑھا کر 1/3 حصہ تک کردے لیکن اس سے کم نہ کرے۔ اس ضمن میں مولانا صاحب نے حضرت بابا محمد حسن صاحبؓ کا ذکر فرمایا جنہیں رسالہ الوصیت کی چھپوائی سے پہلے ہی اس کا مسودہ پڑھ کر سب سے پہلے وصیت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اور آپ کی قربانی میں آپ کا مکان، کچھ زمین اور رقم شامل تھی جو آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں پیش کی۔ اس کے علاوہ مولانا صاحب نے اور بہت سے صحابہ کرام کا ذکر کیا جنہوں نے وصیت کا نظام جاری ہوتے ہی بڑھ چڑھ کر مالی قربانی پیش کی۔

مولانا صاحب نے بتایا کہ 2004ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ وصیت کے سو سال پورے ہونے تک جماعت میں کم از کم 50,000 موصیان ہونے چاہئیں اور پھر 2008ء میں فرمایا کہ ہر جماعت کام کرنے والوں کی کم از کم 50 فیصد تعداد وصیت کے نظام میں شامل ہونے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان دونوں تحریکات میں غیر معمولی طور پر برکت حاصل ہونے کی وجہ سے آج موصیان کی تعداد 38,000 سے بڑھ کر ایک لاکھ سے اوپر جاچکی ہے۔

مولانا صاحب نے متعدد واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ موصیان دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے وصیت کرتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف دینی وروحانی ترقیات کے وارث بنتے ہیں بلکہ مادی اسباب میں بھی غیر معمولی ترقی پاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں سے وصیت کی تاثیر بین الاقوامی سطح پر جماعتوں کی روحانی ترقی اور مالی کشائش کا باعث بن رہی ہے۔ اکثر جماعتیں موصیان کی تعداد میں اضافہ ہونے کے باعث اب مالی طور پر خود کفیل ہوچکی ہیں اور عام دنیوی جماعتوں کی طرح کسی بیرونی مدد کی محتاج نہیں۔ آپ نے بنگلہ دیش کی مثال پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ عموماً دوران سال مالی بجٹ میں 12-10 فیصد اضافہ ہوتا تھا لیکن نظام وصیت کے پھیلنے کی برکت سے امسال اس بجٹ میں غیر معمولی طور پر 37 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔

مولانا صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں نظام وصیت کے تحت جاری کردہ نظام نو کا ذکر کیا جس کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1942ء میں فرمایا تھا جس کی غرض یہ تھی کہ اب نظام وصیت صرف تبلیغ کے کام تک محدود نہ رہے بلکہ ہر قسم کے دکھ اور تکلیف کو دنیا سے مٹانے کے لئے بھی یہ کام آئے۔ آپ نے احباب جماعت کو نصیحت فرماتے ہوئے کہا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس نظام میں شامل ہوکر اس کی برکات سے فیضیاب ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم نصیر احمد صاحب طاہر آف ہالینڈ نے حضرت مسیح موعودؑ کا بابرکت منظوم کلام ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو — کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

پڑھ کر سنایا۔

☆......**تقریر بعنوان ’’تعلق باللہ کے ذرائع‘‘ (انگریزی)** مکرم مولانا مبارک احمد نذیر احمد صاحب مبلغ انچارج کینیڈا نے کی۔

آپ نے فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور ہمارا مقصد پیدائش اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ اور یہ تعلق اللہ تعالیٰ کے کامل خوف اور کامل محبت کے نتیجے میں ہی قائم ہوسکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ انسان اپنی دنیاوی ضروریات اور خواہشات کو پانے کی جستجو نہ کرے بلکہ قرآن کریم خود دنیاوی اور دینی دونوں حسنات کے حصول کے لئے مومنوں کو دعا سکھاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آج کی دنیا میں ایک قسم کی بے چینی اور بے سکونی پائی جاتی ہے۔ اگر کہا جائے کہ اس کا سبب صرف غربت ہے تو تیسری دنیا کے ممالک کے حوالے سے تو یہ بات مانی جاسکتی ہے مگر کیا وجہ ہے کہ ترقی یافتہ ممالک بھی اسی بے سکونی کا شکار ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ اس بے سکونی کا سبب خدا تعالیٰ سے بے تعلقی اور دوری بیان فرماتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ ’’دل صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی سکون پاتے ہیں‘‘۔

اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا سب سے افضل ذریعہ آپ نے نوافل ادا کرنے کو بیان کیا۔ جیسا کہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نوافل کے ذریعہ انسان خدا تعالیٰ سے ایسا قریب ہوجاتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ، پاؤں، آنکھ اور کان بن جاتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے تعلق باللہ کے سلسلہ میں مستقل مزاجی اور صبر واستقامت کے ساتھ دعاؤں کے ساتھ چمٹے رہنے پر زور دیا۔ اس ضمن میں آپ نے تیسرا ذریعہ آنحضورؐ کی کامل اور سچی پیروی قرار دیا۔ اس سلسلے میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی سے چند مثالیں پیش کیں کہ آپ اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰؐ کی ہر چھوٹی سے چھوٹی بات پر عمل کرنا اپنا جزو ایمان سمجھتے تھے۔

مولانا صاحب نے فرمایا کہ عاجزی وانکساری سے تبلیغ کرنا بھی خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں۔

آپ نے فرمایا کہ جو لوگ اپنے غصے کو دبا لیتے ہیں۔ اپنی زبان پر قابو رکھتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے والے ہوتے ہیں۔ اسی طرح تنگی و آسائش، ہر حال میں اللہ کی راہ میں مالی قربانی کرنے والے اور اس کی مخلوق سے ہمدردی کرنے والے بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق استوار کرنے والے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو بھی نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان کا شکر ادا کرنا بھی تعلق باللہ بڑھانے کا ایک ذریعہ ہے۔

آخر میں مولانا صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ سچی توبہ گناہوں اور ان کے بداثرات کو مٹا کر بندہ کو خدا تعالیٰ کے نزدیک لانے کا موجب بنتی ہے۔ آپ نے دعا کی کہ اللہ کرے ہم سب ان راہوں پر چل پائیں جن پہ ہمیں خدا تعالیٰ مل سکے تا کہ ہم دنیا میں امن وسلامتی قائم کرسکیں۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ کی لجنہ اماء اللہ کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری

علماء سلسلہ کی تقاریر کے بعد 12 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ مکرمہ شمائلہ ناگی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یوکے اور تمام حاضر خواتین اور بچیوں نے اپنے پیارے امام کا پرجوش اسلامی نعروں سے استقبال کیا۔ حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلّہا کے سٹیج پر تشریف فرما ہونے کے بعد حضور انور کے ارشاد پر مکرمہ قرۃ العین طاہر صاحبہ نے سورۃ الحجرات کی آیات 11 تا 14 کی تلاوت کی اور ان آیات کا اُردو ترجمہ بھی پیش کیا۔ مکرمہ وجیہہ باجوہ صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا۔ نظم کے بعد اسناد اور میڈلز کی تقسیم کی تقریب منعقد ہوئی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان ۲۳ طالبات کو قرآن کریم اور سرٹیفکیٹ عطا فرمائے جنہوں نے گزشتہ سالوں میں تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور حضرت بیگم صاحبہ نے ان کو میڈلز پہنائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے لجنہ اماء اللہ سے خطاب فرمایا جو 12:40 بجے شروع ہوا اور 1:30 بجے تک جاری رہا۔ یہ خطاب مردانہ جلسہ گاہ میں بھی براہ راست سنا اور دیکھا گیا آخر پر حضور انور نے دُعا کروائی۔ (اس خطاب کا خلاصہ بدر مورخہ ۱۹/اگست ۲۰۱۰ء کے صفحہ اوّل پر شائع ہو چکا ہے)۔ حضور انور نے اپنے خطاب کے بعد مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ ☆☆☆

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

جملہ احباب جماعتی رپورٹیں بھجواتے وقت اپنے مسودہ جات صفحہ کی ایک جانب، مختصر اور صاف ستھرا لکھ کر بھجوایا کریں۔ (ادارہ)

ملکی رپورٹیں

مرکز احمدیت قادیان میں مجلس انصاراللہ بھارت کے ۳۳ویں سالانہ اجتماع کا نہایت کامیاب انعقاد

الحمدللہ امسال مجلس انصاراللہ بھارت کا ۳۳واں سالانہ اجتماع مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷/اکتوبر ۲۰۱۰ء کو منعقد ہوا۔ اس مرتبہ اجتماع کے لئے ایوان انصار کے مشرقی جانب احمدیہ گراؤنڈ میں پنڈال بنایا گیا تھا اور تعلیم الاسلام سکول کے کمروں میں مہمانان کرام کے قیام اور احاطہ میں طعام کا انتظام تھا اجتماع گاہ وسیع اور خوبصورت بنایا گیا تھا۔ جس میں کرسیوں، پنکھوں، لائیٹ اور اجتماع کی ریکارڈنگ کا پورا انتظام تھا۔ پورے پنڈال میں قرآن مجید، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام وخلفاء کرام کے زریں ارشادات و اقتباسات مختلف زبانوں اور دیدہ زیب بینروں میں آویزاں کئے گئے تھے۔ وسیع اور اونچے سٹیج کے عقب میں اجتماع کے تعلق سے عبارت پر مشتمل شاندار اور بڑا بورڈ لگایا گیا تھا۔ امسال اس نیلے رنگ کے بورڈ پر چمکتے ستاروں کے عکس کے بیچ خاص طور پر شہداء کے حوالہ سے آیت قرآنی اس کا ترجمہ اور سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے ارشادات اور شہداء احمدیت زندہ باد کی عبارت اور سب سے اوپر کلمہ طیبہ تحریر کیا گیا تھا۔ اجتماع کے پروگراموں کو احسن رنگ میں چلانے کے لئے مکرم قاری نواب احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے مکرم شعیب احمد صاحب نائب صدر صف دوم کی زیرنگرانی ایک کمیٹی تشکیل دی جس نے اجتماع کے جملہ پروگراموں کو مرتب کر کے مجالس کو آگاہ کیا نیز اجتماع کے پروگراموں کی تفصیل پر مشتمل ایک پمفلٹ بھی شائع کیا گیا۔ اس مرتبہ اجتماع کے کاموں کو ۳۲ شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا تھا۔ تمام شعبہ جات کے تحت منتظمین ومعاونین کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں جس سے اجتماع کے پروگرام انجام دینے میں بہتری اور سہولت پیدا ہوئی۔

پہلا دن ۱۵/اکتوبر بروز جمعۃ المبارک: پروگرام کے مطابق نماز تہجد مسجد اقصیٰ میں ساڑھے چار بجے مکرم مولانا عبدالوکیل نیاز صاحب نے پڑہائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولانا محمد عمر صاحب نے ''تنظیم مجلس انصاراللہ کے اغراض ومقاصد'' عنوان پر درس دیا۔ بعدہ مسجد میں ہی انصار نے اجتماعی طور پر قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اس کے بعد انصار مزار مبارک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اکٹھے ہوئے جہاں پر مکرم امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا کرائی ناشتہ کے بعد انصار کے دلچسپ ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

افتتاحی پروگرام: سواتین بجے اجتماع کی افتتاحی تقریب زیرصدارت مکرم مولانا جلال الدین نیر صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ وامیر مقامی عمل میں آئی۔ جیسے ہی آپ تشریف لائے مجلس عاملہ بھارت زونل وعلاقائی ناظمین نے آپ کا استقبال کیا سب سے پہلے آپ نے لوائے انصاراللہ کی پرچم کشائی کی اور اجتماعی دعا کرائی اور سٹیج پر تشریف لائے آپ کے ساتھ مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان، مکرم قاری نواب احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ، مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مکرم عبدالمومن راشد صاحب، مکرم زین الدین صاحب حامد نائبین صدر مجلس، مکرم شعیب احمد صاحب نائب صدر صف دوم وصدر اجتماع کمیٹی بھی رونق افروز ہوئے۔ مکرم حافظ عبدالقیوم صاحب نے چند آیات کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے ''عہد خلافت'' (برموقعہ ۲۷ مئی ۲۰۰۸) دوہرایا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور انور نے مجلس کی درخواست پر امسال ازراہ شفقت ارسال فرمایا تھا۔ اور مکرم کے نذیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے خطاب فرمایا جس میں مجلس کی سالانہ کارگذاری رپورٹ نہایت جامع رنگ میں اختصار سے پیش کرتے ہوئے مجلس کے قیام کی غرض اور اراکین کی ذمے داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب نے مکرم قائم مقام ناظر صاحب اعلیٰ کو کتاب ''شہادت القرآن'' ہندی ترجمہ اور ''فتح اسلام'' و ''ذکر الٰہی'' تامل ترجمہ رسم اجراء کے لئے پیش کی امسال یہ تراجم کرنے کی مجلس انصاراللہ کو توفیق ملی ہے۔ اس کے بعد مکرم صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ آپ نے تشہد تعوذ سورہ فاتحہ کے بعد آیت کریمہ یاایھاالذین آمنوا کونوا انصار اللہ کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کے پیغام کے مدنظر انصار کو ان کے مقام اور ذمے داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور آخر پر دعا کرائی۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ انصار نے مساجد میں سنا۔ نمازوں اور کھانے کے وقفے کے بعد رات آٹھ بجے پنڈال میں مقابلہ حسن قرأت ونظم خوانی اور مقابلہ تقاریر معیار اول (پرانی مجالس) ہوا۔

دوسرا روز ۱۶/اکتوبر: نماز تہجد مسجد اقصیٰ میں مکرم سلطان احمد صاحب ظفر نے پڑہائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم زین الدین صاحب حامد نے ''نماز تہجد کی اہمیت وبرکات'' عنوان پر درس دیا۔

خصوصی اجلاس: ۹:۴۵ پر خصوصی اجلاس زیر صدارت مکرم قاری نواب احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت منعقد ہوا۔ مکرم کے ظفراللہ صاحب نے تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا، مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم نائب ناظر اصلاح وارشاد کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے ''اسلام میں شہادت کا مقام جماعت احمدیہ کی تاریخ کے حوالہ سے'' مکرم مولانا عبدالمومن راشد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے ''انصاراللہ کی ذمہ داریاں'' عنوان پر اور مکرم ایم بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ نارتھ زون تامل ناڈو نے ''تامل ناڈو میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں'' عنوان پر نہایت جامع اور معلوماتی خطاب فرمایا صدارتی خطاب کے بعد نمازوں اور کھانے کا وقفہ ہوا۔ دوپہر کے کھانے میں مقامی انصار نے بھی شرکت کی۔

اڑہائی تا ساڑھے تین بجے بھارت سے آنے والے جملہ زعماء وناظمین وسرکل انچارج صاحبان کی میٹنگ مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ کی زیرصدارت مسجد ناصراباد میں ہوئی۔ جبکہ دیگر انصار کے لئے زیارت مقامات مقدسہ کے لئے وقفہ دیا گیا۔ اس کے بعد احمدیہ گراؤنڈ میں کھیلیں ہوئیں نمازوں اور کھانے کے بعد رات آٹھ بجے علمی مقابلہ جات اور آخر پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے خطبات میں سے کوئز کا معلوماتی اور دلچسپ مقابلہ ہوا۔

تیسرا دن ۱۷/اکتوبر: نماز تہجد مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ قادیان نے مسجد اقصیٰ میں پڑہائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے ''تربیت اولاد اور انصاراللہ کی ذمے داریاں'' عنوان پر درس دیا۔ اجتماعی تلاوت کے بعد ناشتہ کے لئے وقفہ ہوا۔

پہلا اجلاس زیرصدارت مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ۹:۰۰ بجے منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ مکرم ریحان احمد صاحب ظفر کی نظم خوانی کے بعد مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب ایڈمنسٹریٹر نور ہسپتال قادیان نے حفظان صحت کے اصول کے تحت بہت قیمتی اور مفید معلومات سے حاضرین کو روشناس کیا۔ مختصر صدارتی خطاب کے بعد مجلس سوال وجواب ہوئی جس میں مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم ناظر اصلاح وارشاد، مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان، مکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی، نے سوالات کے جواب دئے جو پہلے ہی حاضرین کی طرف سے موصول ہوئے تھے۔ سوالات دریافت کرنے کا فریضہ مکرم مبشر احمد صاحب عامل مبلغ سلسلہ نے سرانجام دیا۔ سوا گیارہ بجے مسجد ناصرآباد میں مجلس شوریٰ زیرصدارت مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ منعقد ہوا جس میں بجٹ برائے سال ۲۰۱۱ء اور مجلس کی مساعی میں مزید ترقی لانے کے لئے ممبران نے اپنی تجاویز پیش کیں۔ بعد نماز ظہر وعصر احمدیہ گراؤنڈ میں انصار صف اول اور صف دوم کا میوزیکل چیئر۔ ہانڈی پھوڑ مقابلہ اور اطفال کی کھیلیں نیز انصار کا والی وال کا دلچسپ مقابلہ ہوا۔

اختتامی اجلاس وتقسیم انعامات: اختتامی تقریب کا آغاز بعد نماز مغرب وعشاء سوا سات بجے زیرصدارت مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ ہوا۔ مہمان خصوصی مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کے علاوہ مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت اور نائب صدر صاحبان بھی سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم کی تلاوت وترجمہ کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے عہد انصاراللہ دوہرایا اور مکرم سید عبدالنقی صاحب ناظم بھاگلپور زون نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ نے انعامات تقسیم کئے۔ اس سال بھی سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کی ہدایت کے مطابق اول آنے والی مجلس کو علم انعامی اور پہلی دس پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کو حضور انور ایدہ اللہ کے دستخط مبارک والی سند امتیاز دی گئیں۔ امسال بھی موازنہ کے لئے مجالس کے تین گروپ بنائے گئے تھے۔ (۱) پورانی شہری مجالس (۲) پورانی دیہاتی مجالس (۳) نئی مجالس، اس لحاظ سے تیس مجالس کو سند امتیاز اور ٹرافی دی گئی۔ اسی طرح پہلی دس پوزیشن حاصل کرنے والے زونل ناظمین کو بھی خصوصی ٹرافی دی گئی۔ نیز دوران سال ترجمہ قرآن مکمل کرنے والے انصار اور دینی امتحان میں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار اور خصوصی تعاون کرنے والے انصار کو انعامات دئے گئے۔ اسکے بعد مجلس کی طرف سے شائع کی جانے والی ہدایات کی رسم اجرائی ہوئی۔ اور مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے شکریہ احباب ادا کیا۔ آپ نے اجتماع کی کامیابی پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کامیابی کے ساتھ اجتماع کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور موسم بھی ہر لحاظ سے اچھا رہا۔ اسی طرح حضور انور نے شفقت فرماتے ہوئے ہماری راہنمائی فرمائی اور دعائیں دیں اور پیغام ارسال فرمایا۔ آپ نے مکرم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان اور جملہ ناظران افسران صیغہ جات، سرکاری حکام اور شعبہ جات کے ناظمین ومعاونین اور مہمانان کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح دوران سال مجلس کی حصولیابیوں اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں ہونے والے افضال الٰہیہ اور برکات کا ذکر کیا۔

مکرم ناظر صاحب اعلیٰ نے اپنے خطاب میں بعض اہم امور کی طرف توجہ دلانے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اجتماع نہایت خیر وخوبی سے ختم ہوا۔ اور حاضری پہلے سے بڑھ کر ہے۔ آپ نے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق تبلیغی اور مالی میدان میں آگے بڑھنے کی طرف انصار کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہم سب کو اللہ تعالیٰ اپنی رضا اور حضور ایدہ اللہ کے منشاء کے مطابق زندگی گذارنے کی توفیق دے۔ اور سب کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ خطاب کے بعد آپ نے دعا کرائی۔ اس کے ساتھ ہی یہ بابرکت اجتماع بخیر وخوبی اختتام پزیر ہوا۔

تینوں روز شعبہ ورزشی مقابلہ جات کے تحت انصار کی مختلف دلچسپ کھیلیں ہوئیں جس میں باہر سے آنے والے انصار نے بھی ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ جملہ شعبہ جات کے منتظمین ومعاونین نے نہایت خوش اسلوبی سے ڈیوٹیاں سر انجام دیں شعبہ رجسٹریشن کے مطابق امسال قادیان سمیت ۲۲ صوبوں کی...... مجالس کے ۹۲۶ انصار نے شرکت کی۔ اجتماع کے افتتاح واختتام کی خبریں متعدد ملکی اخبارات نے شائع کیں۔

(قریشی محمد فضل اللہ۔ منتظم شعبہ رپورٹنگ، مجلس انصاراللہ بھارت۔ معاونت مکرم مولوی یوسف انور صاحب)

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ مارچ واپریل 2010ء کی مختصر رپورٹ

ہنگری، اسٹونیا، لیتھوانیا، رومانیہ اور بلغاریہ سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

مہمانوں کی طرف سے جلسہ سالانہ کے عمدہ انتظام وانصرام، افراد جماعت کی للّٰہی اخوت محبت اور حضور انور ایدہ اللہ کی پُرجذب روحانی شخصیت سے متعلق گہرے تأثرات کا ایمان افروز اظہار۔ حضور انور کی شفقت وعنایت اور پُرحکمت ارشادات ونصائح کا اثرانگیز تذکرہ۔

فیملی ملاقاتیں۔ مرحومین کی نماز جنازہ۔ اعلانات نکاح۔

(رپورٹ: منیر احمد جاوید۔ پرائیویٹ سیکرٹری)

نویں قسط:

28رجون 2010ء بروز سوموار:

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دئے۔

مختلف ممالک کے وفود کی ملاقاتیں

صبح ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق مختلف ممالک سے جلسہ جرمنی پر آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

سب سے پہلے ہنگری (Hungary)، اسٹونیا (Estonia)، لیتھوانیا (Lithunia) اور رومانیہ (Romania) سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ہنگری سے آنے والے وفد کی حضور انور سے ملاقات

ہنگری سے 9 افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ اس وفد میں ایک خاتون Miss.Toth Andrea Judit تھیں جو لوگوں کو Job کے مواقع تلاش کرنے والے ادارے Top Job میں Key Account Manager ہیں۔ ہنگری کے علاوہ جرمن اور انگریزی بھی روانی سے بولتی ہیں ۔موصوفہ نے سر پر دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا۔ حضور انور نے انہیں دیکھ کر کہا کہ آپ تو احمدی لگتی ہیں۔ تو انہوں نے جواب میں کہا: انشاء اللہ۔ موصوفہ نے بعد میں اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ حضور کی شخصیت ایک روحانی شخصیت ہے اور رعب ہے۔ مَیں کچھ پوچھنا چاہتی تھی لیکن پوچھ نہ سکی۔ موصوفہ بہت اچھا اثر لے کر واپس گئی ہیں۔

❁......ہنگری سے آنے والے ایک دوست Mr.Deak Gyorgy صاحب تھے۔ موصوف مذہباً عیسائی ہیں اور پیشہ کے اعتبار سے کاروباری شخصیت ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغین کو ہدایت فرمائی تھی کہ بکسٹالز وغیرہ پر اور مختلف جگہوں پر ایک دو ورقہ جماعتی لٹریچر رکھوانے کی کوشش کریں جس کا دل ہو اٹھالے اور رابطہ کرے۔ چنانچہ ان صاحب نے بھی اپنے ہاں جماعتی لٹریچر رکھوایا اور خود بھی اس سے استفادہ کیا اور اس ذریعہ سے جماعت سے تعلق پیدا ہوا تو جلسہ پر آئے۔

حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ جلسہ جرمنی پر آپ نے کیا دیکھا؟ کہنے لگے کہ یہ سارا جلسہ ہی بہت حیران کن تھا۔ مجھے یہاں آکر پتہ چلا ہے کہ کس طرح اسلام کی صحیح اور سچی تعلیمات پر عمل کیا جاتا ہے۔ تمام قومیں ایک جگہ پر، ایک ہی مقصد کے لئے جمع ہیں اور سب آپس میں محبت و پیار سے رہ رہے ہیں۔

حضور انور سے ملاقات کا خاص اثر سارا دن ان پر رہا۔ جب ہمارے ہنگری کے مبلغ نے ان سے ان کے تأثرات پوچھے تو کہنے لگے کہ مجھ پر حضور انور کی شخصیت کا اس قدر اثر ہے کہ مَیں بیان نہیں کرسکتا۔ مَیں نے ایسی روحانی شخصیت پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ جلسہ کے دوران انہوں نے قرآن کریم اور دوسرا لٹریچر بھی خریدا اور سارا وقت مطالعہ میں مصروف رہے ۔جلسہ کے تمام پروگرام سنے اور نمازوں کے دوران بھی جلسہ گاہ میں موجود رہے اور سب کچھ دیکھتے رہے۔

❁...... ہنگری سے آنے والے ایک اور دوست Mr.Hejjas Istvn تھے۔ موصوف کیتھولک عیسائی ہیں مگر خیالات خاصے پروٹسٹنٹ ہیں اور بائبل کے حوالوں والا سب سے قدیم ہنگیرین نسخہ ہروقت اپنے پاس رکھتے ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہنے لگے کہ یہ میرا پہلا جلسہ سالانہ ہے اور مجھے بہت اچھا لگا ہے۔ خبروں میں تو اسلام کی ایک اَور ہی تصویر پیش کی جاتی ہے۔ لیکن اس طرح کا ماحول جو یہاں آکر ہم نے دیکھا ہے، ہم میں سے تو اسے کوئی نہیں جانتا تھا کہ احمدی مسلمان اس قدر مہذّب اور منظّم اور پُرامن ہیں اور سارے ہی ایک دوسرے سے محبت سے پیش آتے ہیں۔

جب یہ جلسہ میں شرکت کے لئے آئے تو ان کے اعصاب میں تناؤ تھا کہ نہ جانے یہ کیسی جگہ ہوگی اور کیسے لوگ ہوں گے ۔لیکن جب انہوں نے حضور انور کا دوسرے روز خواتین سے خطاب اور جرمن مہمانوں سے خطاب سنا تو ان کا بات کرنے کا انداز ہی بدل گیا اور لوگوں سے گھل مل گئے۔ حضور انور کو آتے جاتے دیکھنے کے لئے قطار میں آگے کھڑے ہوجاتے اور پھر خوشی سے بتاتے کہ مَیں حضور کو دیکھ کر آیا ہوں۔ آج مَیں نے اتنی دفعہ حضور کو دیکھا ہے۔

❁......ایک صاحب Mr.Tahir Ismael تھے جو صومالیہ کے ہیں۔ لیکن ہنگری میں آباد ہیں اور ان کی مستقل رہائش ہنگری میں ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ حضور انور صرف احمدیوں کے خلیفہ ہیں یا ساری دنیا کے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کے لئے ہمیں آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں جانا ہوگا۔ جب آنحضرت ﷺ پر سورۃ الجمعۃ نازل ہوئی اور آپؐ نے اس کی آیت وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة: 4) پڑھی کہ کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ تو آنحضرت ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ جو اس مجلس میں موجود تھے کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا یعنی زمین سے اٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے ایک آدمی اٹھے گا اور اس کو واپس لے آئے گا۔

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح مسیح موعود ومہدی معہود کے آنے کی اور بھی پیشگوئیاں ہیں اور قرآن کریم اور احادیث میں اس کا ذکر ہے اور اس کے آنے کا زمانہ اور وقت بھی بتادیا گیا ہے کہ یہ یہ ہوگا۔ ٹرانسپورٹ سسٹم بدل جائے گا اور تیز رفتار سواریاں آجائیں گی۔ فاصلے کم ہوجائیں گے۔ اور ایک اہم نشان یہ ظاہر ہوگا کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں چاند اور سورج کو گرہن لگے گا۔ چاند کو گرہن چاند کی 13، 14 اور 15 تاریخ کو ہوتا ہے جب چاند مکمل روشن ہوتا ہے اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق چاند گرہن کی تاریخوں میں پہلی تاریخ کو گرہن لگے گا۔ اسی طرح سورج گرہن کی تاریخیں 27، 28 اور 29 ہوتی ہیں۔ چنانچہ پیشگوئی کے مطابق سورج گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ یعنی 28 تاریخ کو سورج گرہن لگے گا اور یہ دو ایسے نشان ہیں جو اس رنگ میں پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہمارے مہدی کی صداقت کے لئے یہ بہت بڑا نشان ہوگا اور رمضان المبارک میں ہوگا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے لئے آپؑ کے دعویٰ کے بعد سال 1894ء میں رمضان المبارک کی مقررہ تاریخوں میں چاند اور سورج کو گرہن لگا۔ بڑا واضح نشان دنیا نے دیکھا۔ اس وقت کے اخبارات نے اس بارہ میں لکھا، اس کا ریکارڈ موجود ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کی یہ پیشگوئی تھی کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری ہوگا۔ 1908ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ہوئی اور آپؑ کی وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق خلافت کا سلسلہ شروع ہوا۔

آنحضرت ﷺ جو بات کرتے تھے خدا سے علم پاکر کرتے تھے۔ خدا سے وحی پاکر کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ہی خدا سے علم پاکر یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب مسیح ومہدیؑ آئے گا تو اس کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوگا اور تم اس کو ماننا، اس کو قبول کرنا۔ یہ خلافت تمام امت مسلمہ کے لئے ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر آپ مسیح ومہدی کے آنے کا دروازہ بند کردیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد اب کوئی نہیں آسکتا تو آپ خلافت کی برکات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

حضور انور نے فرمایا: کوئی شرعی نبی نہیں آسکتا، نئی شریعت لانے والا نبی نہیں آسکتا، نئی کتاب نہیں آسکتی۔ لیکن نبی کریم ﷺ کی شریعت کو آگے پہنچانے کے لئے، اسلام کی سچی اور صحیح تعلیم کو پھیلانے کے لئے کوئی شخص آسکتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں اور احادیث میں ایسے شخص کے مبعوث ہونے کی پیشگوئیاں موجود ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت ﷺ کی ایک پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ ﷺ خاموش ہوگئے۔

آنحضرت ﷺ نے اپنی ایک حدیث میں آنے والے مسیح کو نبی اللہ کا مقام دیا۔ یہ آنے والا آنحضرت ﷺ کا سچا متبع ہوگا اور آپؐ پر ایمان لانے والا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسرے مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے تو وہ نبی ہوں گے۔ تو اگر عیسیٰ علیہ السلام کا نبی ہوکر آنا ختم نبوت کے خلاف نہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نبی ہوکر آنا کس طرح ختم نبوت کے خلاف ہوسکتا ہے؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کی اُمّت میں آپؐ پر سچا ایمان لاکر، آپؐ کا سچا متبع ہوکر، نبی ہوسکتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جو خلافت کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ خلافت صرف احمدیہ کمیونٹی کے لئے نہیں ہے بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے ہے۔ مسلمانوں میں سے بھی لوگ جماعت احمدیہ میں داخل ہورہے ہیں۔ ہم صرف غیرمسلموں کو ہی تبلیغ نہیں کرتے بلکہ ہر مذہب اور ہر فرقہ کو خواہ وہ مسلمانوں کا ہو تبلیغ کرتے ہیں۔ پس خلافت احمدیہ پہلے مسلم اُمّہ کے لئے ہے اور پھر باقی دنیا کے لئے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس صومالین دوست کو یہ بھی ہدایت فرمائی کہ احمدیت کا لٹریچر پڑھیں۔ اس دوست نے بڑی سعادت سے کہا کہ مجھے خلافت کی سمجھ آگئی ہے۔ مَیں دعا بھی کروں گا۔

رومانیہ کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

❁......ملک رومانیہ (Romania) سے ایک دوست Alexandru Paul Cohut جلسہ جرمنی میں شرکت کے لئے آئے تھے اور آج کی اس مجلس میں موجود تھے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ وہ عیسائی آرتھوڈوکس تھیالوگ (Theolog) ہونے کے ساتھ ساتھ جرنلسٹ ہیں اور پبلک ریلیشن میں ماسٹرز بھی کیا ہوا ہے۔ اور دوسری بار جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا پھر تو آپ کو جماعت کا تعارف بھی نسبتاً زیادہ ہوگا۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں شہدائے لاہور کے حوالہ سے افسوس اور تعزیت کا اظہار کیا۔ حضور انور نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

مہمان نے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ ملاقات کے موقع پر مجھے ایک کتاب "Revelation, Rationality,Knowledge & Truth" دی تھی اور اسے پڑھنے کی تحریک فرمائی تھی۔ اس کتاب کا کچھ حصہ مَیں نے

پڑھا ہے۔ یہ بہت ہی گہرے علم پر مبنی عمدہ کتاب ہے۔

موصوف نے بتایا کہ وہ جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا رومانین زبان میں ترجمہ کرنے کے لئے مبلغ سلسلہ کی مدد کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: میری دعا ہے کہ جماعت کا لٹریچر ترجمہ کرتے ہوئے اور اس پر غور کرتے ہوئے آپ احمدیت قبول کرنے والے بن جائیں۔ موصوف نے کہا کہ میرے لئے یہ ایک بہت بڑا فیصلہ ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا مَیں اپنی دعا کا اظہار کر رہا ہوں۔

موصوف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مل کر بہت خوش تھے۔ انہوں نے بعد میں بار بار خوشی کا اظہار کیا اور بڑی محبت سے کیا اور یہ بھی کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ کے گرد ایک نور کا ہالہ سا بنا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ اس نے بتایا کہ اگر خدا کہیں مل سکتا ہے تو وہ یہ آپ کا جلسہ ہے اور یہاں بہرحال کہا جا سکتا ہے کہ خدا موجود ہے۔

اسٹونیا کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

ملک اسٹونیا (Estonia) سے نو افراد پر مشتمل وفد نے جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کی توفیق پائی۔ اس وفد میں چھ عیسائی اور تین احمدی احباب شامل تھے۔ ان میں سے پانچ افراد نے پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ اس وفد میں انجینئر، اساتذہ اور وکیل اور دیگر احباب شامل تھے۔ ان میں سے چار افراد کار کے ذریعہ تقریباً دو دن کا سفر طے کر کے اس بابرکت جلسہ میں شرکت کے لئے حاضر ہوئے۔ جلسہ میں شمولیت پر تمام احباب بہت خوش تھے۔ ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انہیں شرف ملاقات حاصل ہوا۔

✽......ایک دوست نے بتایا کہ وہ وکیل ہیں اور پہلی دفعہ آئے ہیں اور جماعت کی رجسٹریشن کے سلسلہ میں مدد کر رہے ہیں۔ انہوں نے جلسہ کے انتظامات کی بہت تعریف کی کہ بڑا پُر امن تھا۔ بہت زیادہ لوگ جمع تھے۔ لیکن کہیں کوئی بدانتظامی نہیں تھی۔ بہت حیران کن تھا۔ حضور انور نے فرمایا اب آپ نے خود ہر چیز دیکھ لی ہے اب آپ ہمارے رجسٹریشن کے کیس کو بہتر طور پر پیش کر سکیں گے۔

موصوف نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ اسٹونیا میں اس وقت تاتاری، اُزبک اور آزربائیجانی قوم کے لوگ رہ رہے ہیں۔ یہ سابقہ سوویت یونین کے زمانہ سے رہ رہے ہیں اور اب اسٹونین نیشنل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہماری کمیونٹی بہت مختلف ہے۔ ہم پُر امن طریق سے رہتے ہیں۔ اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ ہمارا مذہب حقیقی اسلام ہے۔ ہم اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔

✽......اسٹونیا سے آنے والی ایک خاتون نے بتایا کہ دوسری دفعہ آئی ہوں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ کیا دونوں مرتبہ کوئی فرق دیکھا ہے۔ موصوفہ نے بتایا کہ مَیں نے جلسہ میں شامل ہو کر بہت لطف اٹھایا ہے۔ تقاریر سنی ہیں اور میرے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ ہر انتظام ہی حیرت انگیز تھا۔

حضور انور نے فرمایا: دنیا کے حالات بدل رہے ہیں۔ اس لئے یہاں سیکورٹی سسٹم بھی بدلا ہے۔ یہ آپ لوگوں کی حفاظت کے لئے بدلا ہے۔

✽......ایک خاتون نے بتایا کہ مَیں کرسچین ہوں۔ پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ بہت زبردست تجربہ تھا۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگ اکٹھے تھے لیکن سب پُر امن تھے اور ہر ایک دوسرے کا خیر خواہ اور دوسرے کا خیال رکھنے والا تھا۔

✽......اسٹونیا سے آنے والے ایک مہمان نے بتایا کہ مَیں پیشہ کے لحاظ سے انجینئر ہوں۔ یہاں آنے سے قبل مَیں نے اسلام کا مطالعہ کیا ہے۔ میرے مسلمانوں سے زیادہ تعلقات نہیں تھے اور میرا کوئی مذہب نہیں ہے۔ مَیں اپنے طریق پر خدا کا قائل ہوں۔ موصوف نے بتایا کہ مَیں نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں میڈیا کے ذریعہ، انٹرنیٹ کے ذریعہ اور بعض دوسرے ذرائع سے معلومات حاصل کی تھیں۔ اب یہاں آکر مجھے احمدیت کے بارہ میں بہت زیادہ معلومات ملی ہیں اور مجھے جماعت احمدیہ کو گہرائی سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ مَیں نے جماعت کو اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرنے والا پایا ہے۔

✽......ہنگری سے آنے والی ایک لڑکی نے بتایا کہ مَیں کرسچین ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا لیکن آپ ایک احمدی کی طرح نظر آ رہی ہیں۔ آپ سب کے یہاں آنے سے خوشی ہوئی ہے۔ یہاں مختلف قوموں کے لوگ آئے ہیں اور یہ سچی UNO ہے کہ مختلف قوموں کے نمائندے ہیں اور سب ایک دوسرے کے ساتھ محبت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ کوئی اختلاف اور کوئی ڈسٹربنس (Disturbance) نہیں ہے۔

✽......ملک افغانستان سے بھی آنے والے ایک احمدی دوست آج کی اس مجلس میں موجود تھے۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں اپنی جماعت کا سلام پہنچایا اور بتایا کہ یہ میرا پہلا جلسہ سالانہ ہے جس میں مَیں شامل ہو رہا ہوں۔ میرے جذبات ایسے ہیں کہ مَیں بیان نہیں کر سکتا۔

✽......ہنگری اور اسٹونیا سے بعض پاکستانی احمدی نوجوان بھی آئے تھے جنہوں نے اپنا تعارف کروایا۔

✽......ملک اسٹونیا (Estonia) سے آنے والے ایک عیسائی دوست Mr.Vahur Vark جو کہ پہلی مرتبہ اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ منہ اندھیرے صبح تین بجے ہوٹل سے اکیلے ہی نماز تہجد کے لئے جلسہ گاہ پہنچ گئے اور پہلی صف میں کھڑے ہو کر مکمل نماز تہجد، نماز فجر ادا کی اور درس قرآن میں بھی شامل ہوئے۔ جب ان سے ہمارے مبلغ نے پوچھا کہ آپ کو کیسے خیال آیا کہ اس طرح نماز میں شامل ہوں تو کہنے لگے کہ مَیں دن کی ساری کارروائی دیکھ چکا تھا۔ رات کے پروگرام میں آپ کیا کرتے ہیں اس کو بھی دیکھنا چاہتا تھا۔ پھر نماز فجر میں بھی شامل ہوا۔ رات کو اس نماز نے مجھے بہت سکون عطا کیا ہے۔

لیتھوانیا کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

✽......ملک لیتھوانیا (Lithuania) سے تین افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ اس وفد میں دو ہندو اور ایک احمدی دوست شامل تھے۔ ان سب افراد نے پہلی دفعہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔

ہندو مذہب سے تعلق رکھنے والے مرد اور خاتون نے بتایا کہ ہم نیپال کے باشندے ہیں اور لیتھوانیا میں مقیم ہیں۔ مَیں گزشتہ آٹھ ماہ سے جماعت کو جانتا ہوں۔ یہاں آنے سے قبل مجھے خوف تھا کہ مسلمانوں کے ایک بڑے اجتماع میں جا رہا ہوں۔ میرے بہت سے خدشات تھے۔ لیکن جب یہاں آیا تو سب خوف دور ہو گیا۔ سب سے ملا، لوگ محبت سے پیش آئے۔ مجھے بہت سکون ملا۔ بہت سیکورٹی تھی اور سب انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔

حضور انور نے فرمایا: جو سچے مسلمان ہیں وہ بُرے نہیں ہیں۔ آپ کے یہاں آنے سے خوشی ہوئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ہماری کمیونٹی نیپال میں بھی ہے۔ اور رجسٹرڈ کمیونٹی ہے۔ ان مہمانوں نے بتایا کہ ہم نے جلسہ کی تمام تقاریر سنی ہیں بہت معلوماتی تھیں اور ہمیں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بار پھر ان سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا امید ہے کہ آپ کا اچھا خیال رکھا ہوگا۔ اگر کوئی کمی رہ گئی ہے تو معذرت قبول فرمائیں۔ بعد ازاں سبھی مہمانوں نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے بچوں کو چاکلیٹ اور قلم عطا فرمائے۔ مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

✽......ان وفود میں شامل ایک پاکستانی احمدی نوجوان نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کام بھی نہیں مل رہا اور میری فیملی نے بھی میرے پاس آنا ہے ویزے کے مسائل بھی ہیں حضور انور میرے لئے دعا کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پانچوں نمازیں باقاعدہ پڑھیں، نوافل پڑھیں اور خود بھی دعائیں کریں۔ ان چار ممالک کے وفود سے ملاقات کا یہ پروگرام بارہ بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔

بلغاریہ سے آنے والے وفد کی حضور انور سے ملاقات

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے جہاں بلغاریہ (Bulgaria) سے آئے ہوئے ساٹھ افراد پر مشتمل وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس وفد میں بیس عیسائی حضرات، بیس غیر از جماعت مسلمان اور بیس احمدی احباب شامل تھے۔ اس وفد میں انجینئرز، اساتذہ، بزنس مین، وکیل، صحافی، دو غیر از جماعت مسلمان امام مساجد اور دیگر زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے احباب شامل تھے۔ ان میں سے پچاس افراد بس کے ذریعہ 26 گھنٹے کا سفر طے کر کے اس بابرکت جلسہ میں شرکت کے لئے حاضر ہوئے۔ جلسہ میں شامل ہونے والے یہ تمام احباب بے حد خوش تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے چہرے دیکھتے ہی فرمایا کہ ماشاء اللہ نئے آنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ حضور نے فرمایا گزشتہ سال جو یہاں سے واپس گئے تھے انہوں نے جا کر یہاں کے حالات بتائے ہوں گے جس کی وجہ سے اس دفعہ نئے لوگ زیادہ آئے ہیں اور باوجود مخالفت کے آئے ہیں۔

جائزہ لینے پر معلوم ہوا کہ ساٹھ کے وفد میں سے چالیس افراد نئے آئے ہیں اور پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ غیر از جماعت مسلمان کون ہیں اور احمدی کون ہیں۔ اس پر احباب نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

حضور انور نے غیر احمدی مسلمان احباب سے دریافت فرمایا کہ آپ نے جلسہ دیکھا ہے آپ کے کیا تأثرات ہیں۔ کیا اسلامی تصور کے مطابق، اسلامی تعلیم کے مطابق ہم چل رہے ہیں؟ اچھا ہوا آپ آئے ہیں اور ہمیں نماز پڑھتے دیکھا ہے اور ہمارے عمل دیکھے ہیں، ہماری پریکٹس دیکھی ہے۔

حضور انور نے فرمایا جو نئے آئے ہیں وہ بتائیں۔

✽......ایک صاحب نے سوال کیا کہ کیا فقہ کا بلغارین ترجمہ موجود ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا فقہ ایسی چیز نہیں ہے جس کو لے کر مذہب کے لئے مسئلہ بنا لیا جائے۔ اصل چیز قرآن کریم کی تعلیمات ہیں ان کو دیکھ کر فیصلہ کرنا چاہئے۔ اصل چیز یہ دیکھنے والی ہے کہ ہم قرآن کریم کی ہدایت کے مطابق کس حد تک عمل کرنے والے ہیں اور اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا مختلف فقہ ہیں۔ فقہ حنفی ہے، شافعی ہے۔ پھر فقہ مالکی اور حنبلی ہے اور اب اسلام میں 72 فرقے بنے ہوئے ہیں۔ اور سب کے آپس میں اختلافات ہیں۔ ان اختلافات کو دور کرنے کے لئے اور سب کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بتایا ہے کہ اصل خدا کا کلام ہے، قرآن مجید ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ کی سنت و حدیث ہے۔ جو حدیث قرآن کریم کی تائید کرے اس کو لے لو اور جو قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق نہ ہو اس کو چھوڑ دو۔

پس اصل قرآن کریم ہی ہے اور آنحضرت ﷺ کا اُسوہ ہے، آپؐ کا نمونہ اور عمل ہے اس کو پکڑیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نئے آنے والوں سے دریافت فرمایا کہ آپ کو یہاں آکر جماعت کے بارہ میں کوئی ایسی بات نظر آئی ہے جو آپ کے نزدیک پہلے اور تھی اور یہاں اس کے الٹ نظر آیا ہے۔ اور اگر کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی، ہمارے قول و فعل میں کوئی تضاد نظر نہیں آیا تو پھر اصل چیز یہ ہے کہ یہ صحیح اسلام ہے اور یہ وہ اسلام ہے جو آنحضرت ﷺ نے پیش فرمایا جو قرآن کریم اور حدیث کے مطابق ہے۔ اس پر غور کرنا چاہئے۔ یہ فقہ وغیرہ تو ضمنی چیزیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر ان امام صاحب کو حقیقی اسلام کی تلاش ہے تو خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اگر یہ جماعت صحیح ہے تو ہمیں بھی آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچاننے کی اور آپ پر ایمان لانے کی توفیق بخش۔

✽......ایک مہمان نے کھڑے ہو کر لاہور کے واقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے افسوس اور تعزیت کا اظہار کیا اور کہا کہ مَیں کامل یقین رکھتا ہوں کہ یہ سب شہداء آسمان پر چمکتے رہیں گے اور برکتیں ملیں گی جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔

✽......ایک صاحب جن کے والد مسلمان تھے لیکن یہ خود عیسائی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر کہ آپ کس طرح عیسائی ہوئے انہوں نے بتایا کہ مَیں بائبل کو پڑھ کر اور سمجھ کر عیسائی ہوا ہوں۔ مَیں نے ذاتی طور پر تحقیق کی تھی جو بائبل میں تھا وہ قرآن کریم میں بھی ہے۔ بائبل کو چالیس آدمیوں نے علیحدہ علیحدہ ایک جگہ پر لکھا اور سب نے ایک ہی بات لکھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ خود کہہ رہے ہیں کہ اس کو چالیس آدمیوں نے لکھا تو پھر ثابت ہو گیا کہ یہ خدا کا کلام نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ خدا کا کلام کون سا ہے۔ بائبل کو غور سے پڑھیں تو آپ کو اس میں اختلافات نظر آئیں گے۔ بائبل میں کافی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ تاریخی طور پر ان کا ریکارڈ موجود ہے۔ ہمارے لٹریچر سے بھی آپ کو یہ چیزیں مل جائیں گی کہ کہاں کہاں بائبل کی تعلیم میں اختلافات ہیں اور تبدیلیاں کی گئی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پرانی کتب کی جو تعلیمات اور بعض احکام جو بڑے واضح ہیں ان کا قرآن کریم نے بھی ذکر کیا ہے۔ لیکن بعض پرانی کتب میں غلط باتیں آ گئی ہیں۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے خود بیان کیا ہے کہ اصل تعلیم یہ ہے۔ قرآن کریم تمام انبیاء کی عزت کرتا ہے اور تمام انبیاء کی عزت کرنے کی تعلیم دی ہے۔ بائبل میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہؑ کے مقام کو گرا کر پیش کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کا کلام تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ نے تو سب کو عزت دی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: صرف قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ یہ تعلیم خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور محفوظ ہے۔ اس میں کسی قسم کی ملونی نہیں۔ اَور کسی شرعی کتاب کا یہ دعویٰ نہیں۔

حضور انور نے ان صاحب کے متعلق فرمایا: ان کا چہرہ سعید فطرت ہے انشاء اللہ جماعت میں شامل ہو جائیں گے۔

✽......ایک خاتون نے بتایا کہ مَیں کافی عرصہ سے احمدیت کا مطالعہ کر رہی ہوں۔ احمدی واقعۃً سچے ہیں اور ساری دنیا میں سچائی ان کے پاس ہے۔ مَیں سچی احمدی ہونا چاہتی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم تو چاہتے ہیں کہ سب سچائی پر، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو جائیں تا کہ فتنہ و فساد ختم ہو جائے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا تو وہ اکیلے تھے۔ پھر مسلمانوں، سکھوں، ہندوؤں، عیسائیوں اور

یہودیوں میں سے لوگ آپ کے ہاتھ پر اکٹھے ہوئے، آپ کی جماعت میں شامل ہوئے۔ جماعت احمدیہ ہی ہے جو اس وقت اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والی ہے۔ اگر یہ حقیقت میں جماعت میں شامل ہونا چاہتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتی ہیں تو بڑی خوشی سے شامل ہوں۔ ہم تو یہی تبلیغ کرتے ہیں کہ آؤ اور ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو جاؤ۔

✿......ایک شخص نے کہا کہ حضور انور کی تلاوت بہت پیاری لگتی ہے۔ ہوٹل میں جہاں ہم ٹھہرے ہوئے ہیں وہاں ایک شخص نماز پڑھاتا ہے اس کی تلاوت میں، آواز میں فرق ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ہر ایک وہی پڑھ رہا ہوتا ہے جو قرآن کریم کی آیت ہے۔ زبان کے لحاظ سے آواز کے لحاظ سے ادائیگی میں فرق ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اَشھَدُ اَن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی بجائے اَسْھَدُ کہا کرتے تھے۔ تو ادائیگی میں زبان کی وجہ سے فرق تھا۔

حضور انور نے فرمایا ہم قرآن کریم میں زیر و زبر کیا ایک شوشہ کا بھی فرق نہیں سمجھتے۔

✿......ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے دمشق میں آنا تھا آپ کے مسیح قادیان میں آئے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا آپ لٹریچر پڑھیں۔ مسیح کے آنے کے بارہ میں تو یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ دو فرشتوں پر ہاتھ رکھ کر آنا تھا اور ایک سفید مینارہ پر اترنا تھا۔ اب بتائیں کونسا مینارہ ہے جس پر اترنا تھا۔ حضور انور نے فرمایا یہ سب تمثیلی باتیں ہیں۔ دمشق میں آنے سے مراد دمشق کے مشرق میں آنے کا اشارہ ہے کہ مسیح اس علاقہ میں آئے گا جو مشرق کی طرف ہوگا۔ اب قادیان مشرق میں آتا ہے۔ یہ سب تمثیلی کلام ہے۔ یہودیوں کو بھی تمثیلی کلام سے دھوکہ لگا تھا تو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مانا، ایلیا کے انتظار میں رہے۔ آپ جماعت کا لٹریچر پڑھیں اس میں وہ سب احادیث موجود ہیں جو مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے بارہ میں تمام امور کھول کر، واضح کر کے بیان کرتی ہیں۔

✿......ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ہر چیز جو دھوکہ دینے والی ہے، گمراہی پھیلانے والی ہے، دجل ہے، دجال ہے۔ عیسائیوں نے جو دھوکے دئے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ آسمان پر چلے گئے۔ عیسائیوں کے اس دھوکہ سے کئی مسلمان عیسائی ہو گئے اور یہ عقیدہ بھی اپنا لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر عیسائیوں کے اس عقیدہ کا ردّ کیا ہے۔ اور دلائل کے ساتھ ردّ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہرگز آسمان پر نہیں گئے بلکہ زمین میں ہی باقی انبیاء کی طرح دفن ہوئے ہیں۔ تو عیسائیوں کو اس عقیدہ سے روکنا اور اس کا ردّ کرنا یہی دجال کو قتل کرنا بھی ہے۔

اب جو یہ ذکر ہے کہ آنے والا مسیح خنزیر کو قتل کرے گا تو کیا وہ ساری دنیا کے خنزیروں کو مارتا رہے گا۔ اس کام پر لگا رہے گا تو وہ پیغام کب اور کیسے پہنچے گا جو اس کے سپرد ہے اور وہ کام جو اس کے ذمّہ ہے وہ کس طرح ادا کرے گا۔ اس بارہ میں ساری حدیثیں دیکھیں تو آپ کو صحیح اندازہ ہوگا کہ حدیث کا مطلب کیا ہے۔ ان احادیث کے معانی کو سمجھنے کے لئے خالی الذہن ہو کر لٹریچر پڑھنا پڑے گا۔ پھر دعا کر کے خدا سے رہنمائی حاصل کریں۔

بلغارین وفد کا حضور انور سے ملاقات کا یہ پروگرام قریباً دوپہر ایک بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرد احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ خواتین نے حضور انور کے سامنے سے گزر کر شرف زیارت حاصل کیا اور حضور انور کی خدمت میں اپنے لئے اور بچوں کے لئے دعا کی درخواست کرتی رہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔

فیملی ملاقاتیں

بعد از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں جرمنی کی جماعتوں فرینکفرٹ ریجن Stade، Osnabruck، Ebingen، Honnover، Husun، Burtehude، Bielefeld اور Viersen کے علاوہ بیرونی ممالک پاکستان، امریکہ، فن لینڈ، آسٹریا، البانیا اور بلغاریہ سے آنے والی فیملیز اور احباب جماعت شامل تھے۔ مجموعی طور پر 37 فیملیز اور 16 سنگل افراد کو ملا کر 136 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔

نماز جنازہ

نمازوں کی ادیئگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل تین احباب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی اور لواحقین سے اظہار تعزیت فرمایا۔

(1) مکرم زاہد عزیز صاحب (جرمنی)۔ موصوف موصی تھے، باوفا اور مخلص احمدی تھے۔ مشرقی جرمنی کی جماعت Zwickau میں بطور صدر جماعت خدمات بجالاتے رہے۔

(2) مکرمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ (جرمنی)۔ 25/جون 2010ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مخلص، خلافت اور نظام سلسلہ سے محبت کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ آپ مکرم نعیم احمد صاحب باجوہ صدر جماعت Dornheim کی والدہ تھیں۔ ان کی اولاد بھی خدمت دین میں پیش پیش ہے۔

(3) مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ (جرمنی)۔ 24/جون 2010ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ مخلص، وفا شعار اور نیک خاتون تھیں۔ آپ مکرم نعیم احمد صاحب بٹ بادہمبرگ (جرمنی) کی والدہ تھیں۔ مرحومہ کی عمر قریباً 80 سال تھی۔

نماز جنازہ حاضر کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل چار مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

(1) مکرمہ صغریٰ خانم صاحبہ (اہلیہ مکرم غلام احمد چوہدری صاحب۔ شیخوپورہ)۔ 14/مارچ 2010ء کو بعارضہ کینسر 63 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور نیک دل خاتون تھیں۔

(2) مکرم خضر حیات صاحب (صدر جماعت سلانوالی)۔ 22/جون 2010ء کو ساٹھ سال کی عمر میں وفات پاگئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، نہایت سادہ مزاج، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ آپ نے مختلف جماعتی اور تنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ دو دفعہ اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ 1990ء سے لے کر وفات تک آپ نے بحیثیت صدر جماعت سلانوالی خدمت کی توفیق پائی۔

(3) مکرمہ سعیدہ محمود صاحبہ (اہلیہ لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ محمود الحسن صاحب۔ راولپنڈی) 31/مئی 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جماعت کے ساتھ نہایت اخلاص کا تعلق رکھنے والی متقی، دعا گو اور قربانی کرنے والی خاتون تھیں۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ تعاون کرتیں اور احمدیت کے لئے بڑی غیرت رکھتی تھیں۔

(4) مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری مشتاق احمد۔ کلفٹن۔ کراچی)۔ یکم دسمبر 2009ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، نہایت صابر و شاکر، مہمان نواز، ملنسار، عزیز و اقارب کی خیر خواہ اور صلہ رحمی کا خاص خیال رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے محبت کا تعلق رکھتی تھیں۔ جماعتی اور تنظیمی پروگراموں میں بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیتیں اور ہر قسم کی خدمت کے لئے ہمیشہ تیار رہتیں۔ چندہ عام کے علاوہ مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ زندگی کا ابتدائی حصہ قادیان کے پاکیزہ ماحول میں گزارا۔ وہاں کی تربیت اور ماحول کا آپ پر بہت گہرا اثر تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔

اعلانات نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آٹھ نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(1) عزیزہ ھبۃ الحبیب نیر بنت مکرم نیر نعیم احمد صاحب کا نکاح عزیزم عطاء القادر نصیر ابن مکرم منیر الدین نصیر صاحب کے ساتھ۔

(2) عزیزہ خالدہ سعید احمد بنت مکرم محمد سعید احمد صاحب کا نکاح عزیزم آکاش محمود ابن مکرم ناصر محمود صاحب کے ساتھ

(3) عزیزہ منظور مریم صدیقہ بنت مکرم طاہر منظور احمد صاحب کا نکاح عزیزم احمد حامد ابن مکرم احمد محمود صاحب کے ساتھ۔

(4) عزیزہ مہر النساء احمد بنت مکرم ندیم احمد صاحب کا نکاح عزیزم علی مسعود ابن مکرم مسعود انور صاحب کے ساتھ۔

(5) عزیزہ صباحت لطیف انجم بنت مکرم شاہد لطیف انجم صاحب کا نکاح عزیزم سید فراز احمد ابن مکرم سید امتیاز احمد صاحب کے ساتھ۔

(6) عزیزہ صادقہ سحر احمد بنت مکرم چوہدری اسلام احمد صاحب کا نکاح عزیزم اسد باجوہ ابن مکرم منور احمد باجوہ صاحب کے ساتھ۔

(7) عزیزہ سُمیر اسارہ احمد بنت مکرم مظفر احمد صاحب کا نکاح عزیزم عطاء الواسع طارق ابن مکرم عبدالباسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی کے ساتھ۔

(8) عزیزہ تنویر الاسلام حنا سید بنت مکرم امتیاز احمد خالد صاحب کا نکاح عزیزم دانیال جاوید ابن مکرم سید اقبال جاوید صاحب کے ساتھ۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور سب فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔ پہلے حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا کہ تمام وہ لڑکے آجائیں جن کے نکاحوں کا اعلان ہوا ہے۔ حضور انور نے انہیں مصافحہ کی سعادت عطا فرمائی۔ پھر فرمایا اب لڑکیوں کے والد صاحبان آجائیں۔ چنانچہ سب نے باری باری مصافحہ کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆☆

دُعائے مغفرت

افسوس! میرے والد سید ڈاکٹر محمد یونس صاحب مرحوم بعمر ۸۰ سال بھاگلپور جبار چک میں مورخہ ۲۵ اگست بروز بدھ صبح وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اسلئے اپنے احاطے میں امانتاً رکھا گیا ہے مرحوم اپنے پیچھے دو لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں۔ سبھی بچے شادی شدہ ہیں۔ مرحوم نیک صوم وصلوٰۃ کے پابند ملنسار اور مہمان نواز غریب پرور تھے۔ قادیان سے ان کا دلی لگاؤ تھا۔ جلسہ سالانہ میں ہمیشہ شرکت کرتے تھے۔ جلسہ کے موقع پر مرحوم ذاتی خدمات بھی دیا کرتے تھے۔ (نصرت منصور۔ بھاگلپور)

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے بچوں اور دیگر رشتہ داروں کو صبر جمیل عطا کرے۔ (آمین) ☆☆☆

اعلان نکاح

مورخہ ۹/اکتوبر ۲۰۱۰ء کو مکرمہ عظمیٰ جبیں صاحبہ بنت مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان و پرنٹر پبلشر بدر قادیان کا نکاح مکرم مرزا اسلیمان بیگ ابن مکرم مرزا اسماعیل بیگ صاحب آف کینیڈا سے دس ہزار ڈالر حق مہر پر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے مسجد مبارک قادیان میں بعد نماز عصر پڑھایا۔ قارئین بدر کی خدمت میں درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندان کیلئے باعث برکت بنائے۔

(مینجر بدر قادیان)

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

AEM
M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:18243 مَیں ٹی ریاض احمد ولد ٹی عبدالقادر کو یا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مشین ہیلپر پیدائشی احمدی ساکن کنور ڈاکخانہ کمیونٹی سینٹر عمر 31 سال ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.10.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ AED-/900 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :سفیر پی پی　　العبد: ٹی ریاض احمد　　گواہ :وی پی ناصر احمد

وصیت نمبر:19086 مَیں زکیہ بیگم زوجہ بدر دین صاحب قوم بھٹی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن دہری ریلوٹ ڈاکخانہ دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی جائیداد: حق مہر ایک ہزار روپے جو ادا ہو چکا ہے۔ زیورات چاندی کے دو تولے قیمت 400 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ --/300 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :عمر رفیع　　الامۃ: زکیہ بیگم　　گواہ :محمد شبیر احمد علی

وصیت نمبر:19299 مَیں سید شاہد احمد ولد سعید عبدالحنان صاحب قوم سید مسلمان پیشہ ڈاکٹر ہومیوپیتھی عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن سرلونیا گاؤں ڈاکخانہ رگھوناتھ پور ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے ۔ میرا گزارہ آمد از پیشہ ڈاکٹری ماہانہ -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :سفیر احمد شمیم　　العبد: سید شاہد احمد　　گواہ : قاری نواب احمد

مسل نمبر:6294 مَیں عطیۃ الاعلیٰ عرشیہ صاحبہ زوجہ عرفان احمد قریشی قوم احمدی مسلمان پیشہ ایم ٹی اے شیڈیولر پیدائش پیدائش 31 دسمبر 1983 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-12-7 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد: سونا 500 گرام، قیمت 8,50,5000 روپے۔ حق مہر تین لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 200 پونڈ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :عرفان احمد قریشی　　الامۃ :عطیۃ الاعلیٰ عرشیہ　　گواہ :مرواہ احمد شاہبودی

وصیت نمبر:19949 مَیں شیخ مامون ولد شیخ مبارک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24/01/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4102 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :حلیم احمد　　العبد: شیخ مامون　　گواہ :سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر:21010 مَیں وحیدہ بیگم زوجہ غلام احمد صاحب صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن 79/408-5 ڈاکخانہ گلبرگہ ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد: طلائی چوڑیاں 40 گرام قیمت 44000 روپے، چندن ہار وزن 80 گرام قیمت 88000 روپے۔ نیکلس طلائی 30 گرام قیمت 33000 روپے۔ طلائی زنجیر 25 گرام قیمت 27500 روپے۔ پنڈنٹ طلائی وزن 12 گرام قیمت 13200 روپے۔ کان کی بالیاں 40 گرام قیمت 44000 روپے طلائی انگوٹھیاں 14 گرام قیمت 15400 روپے۔ چاندی کے زیورات 30 تولے قیمت 7500 روپے ۔ جملہ رقم 2 لاکھ 72 ہزار 6 سو روپے ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :عطیہ بیگم　　الامۃ :وحیدہ بیگم　　گواہ :قریشی محمد عبداللہ تیماپوری

میں اپنے پیاروں کی نسبت، ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی

از: منظوم کلام سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں اپنے پیاروں کی نسبت　　ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجہ پہ راضی ہوں　　اور اُن کی نگاہ رہے نیچی
وُہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر　　شیروں کی طرح غُرّاتے ہوں
ادنیٰ سا قصور اگر دیکھیں　　تو مُنہ میں کف بھر لاتے ہوں
وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں پر　　اُمید لگائے بیٹھے ہوں
وُہ اَدنیٰ اَدنیٰ خواہشِ کو　　مقصود بنائے بیٹھے ہوں
شمشیر زباں سے گھر بیٹھے　　دُشمن کو مارے جاتے ہوں
میدانِ عمل کا نام بھی لو　　تو جھینپتے ہوں، گھبراتے ہوں
گیدڑ کی طرح وہ تاک میں ہوں　　شیروں کے شکار پہ جانے کی
اور بیٹھے خوابیں دیکھتے ہوں　　وہ ان کا جوٹھا کھانے کی
اے میری اُلفت کے طالب!　　یہ میرے دل کا نقشہ ہے
اب اپنے نفس کو دیکھ لے تُو　　وہ ان باتوں میں کیسا ہے
گر تیری ہمت چھوٹی ہے　　گر تیرے اِرادے مُردہ ہیں
گر تیری اُمنگیں کوتہ ہیں　　گر تیرے خیال افسُردہ ہیں
کیا تیرے ساتھ لگا کر دِل　　میں خود بھی کمینہ بن جاؤں
ہوں جنت کا مینار، مگر　　دوزخ کا زینہ بن جاؤں
ہے خواہش میری اُلفت کی　　تو اپنی نگاہیں اُونچی کر
تدبیر کے جالوں میں مت پھنس　　کر قبضہ جاکے مقدر پر
میں واحِد کا ہوں دِل دادہ　　اور واحِد میرا پیارا ہے
گر تو بھی واحِد بن جائے　　تو میری آنکھ کا تارا ہے
تو ایک ہو ساری دُنیا میں　　کوئی ساجھی اور شریک نہ ہو
تو سب دُنیا کو دے لیکن
خود تیرے ہاتھ میں بھیک نہ ہو

ہفت روزہ اخبار بدر کا ہر گھر میں آنا ضروری ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عہدِ مبارک میں دو اخبار قادیان سے شائع ہوتے تھے (۱) الحکم (۲) البدر۔ حضور علیہ السلام نے ان اخبارات کو اپنے دو باز و قرار دیا تھا۔ تقسیم ملک کے بعد قادیان سے بدر کے نام سے ہفت روزہ اخبار شائع ہونا شروع ہوا، جو آج تک بفضلہٖ تعالیٰ نہایت کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔

اس اخبار میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح کے خطباتِ جمعہ اور دیگر خطابات کے مکمل متن شائع ہونے کے علاوہ خلیفۂ وقت کے عالمی دَوروں کی ایمان افروز تفصیل اور دیگر علمی مضامین اور اداریئے شائع ہوتے ہیں۔ مرکزی انجمنوں اور ذیلی تنظیموں کے ضروری اعلانات شائع ہوتے ہیں۔ وصایا کے اعلان شائع ہوتے ہیں، خصوصی دُعاؤں کی درخواستیں اور شادی بیاہ کی اطلاعات ریکارڈ ہوتی ہیں۔

ساٹھ سال سے زائد عرصہ ہو گیا، ابھی تک یہ اہم اور مفید اخبار ہفتہ میں ایک مرتبہ ہی چھپ رہا ہے جبکہ روزانہ نہیں تو کم از کم ہفتہ میں دو مرتبہ تو شائع ہونا چاہئے تھا لیکن ہفت روزہ ہونے کے باوجود تا حال اس کی سرکولیشن صرف دو ہزار سے کچھ زائد ہے جبکہ ہندوستان ہی کی جماعتوں کے لحاظ سے اس کی اشاعت پانچ ہزار کی تعداد میں ہونی چاہئے تھی۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی ہے کہ:

’’انڈیا کی تمام جماعتوں میں احباب جماعت کو یہ اخبار لگوانے کیلئے تحریک کی جائے اور اس سلسلہ میں آپ تمام جماعتوں کے صدران اور زونل وصوبائی امراء کو سرکلر بھجوائیں‘‘۔

لہٰذا تعمیل ہدایت میں بذریعہ اعلان ہذا جملہ زونل امراء کرام، مبلغین وسرکل انچارج صاحبان اور جماعتوں کے امراء وصدر صاحبان سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کے نام یہ اخبار لگوانے کی کوشش کریں اور کوشش کریں کہ کم از کم ہر گھر میں ایک اخبار ضرور پہنچ جائے۔ اگرچہ ہندوستان میں اُردو زبان پڑھنے اور سمجھنے کے لحاظ سے بعض صوبوں میں بہت کمی محسوس ہوتی ہے لیکن احباب جماعت ہندوستان کو ایک تو اُردو زبان سیکھنے کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور دوسرے اگر پڑھنا نہ بھی آتا ہو تو ریکارڈ کیلئے اخبار بدر کو گھر میں محفوظ کرنا ضروری ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ نسلیں استفادہ کریں گی بلکہ آئندہ زمانہ میں یہ بہت قیمتی سرمایہ ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کو اس اہم اخبار کی اہمیت اور افادیت کو سمجھتے ہوئے اس سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔　　(ناظر اعلیٰ قادیان)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی مستقل نشریات

MTA INTERNATIONAL

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پروگرام

نام پروگرام	دن		وقت
خطبہ جمعہ Live	جمعہ	شام	5-30
Repeat	جمعہ	رات	9-45
Repeat	ہفتہ	صبح	8-45
Repeat	ہفتہ	شام	3.20
Repeat	اتوار	صبح	8-45
Repeat	اتوار	شام	7-35
Repeat	جمعرات	صبح	9-15
Repeat	جمعرات	شام	6-00
گلشن وقفِ نو	جمعہ	دوپہر	1-00
	ہفتہ	رات	8-25
	اتوار	دوپہر	12-00
	سوموار	دوپہر	01-00
	منگل	دوپہر	01-00

ایم ٹی اے کی Live نشریات

راہ ھدیٰ Repeate	ہفتہ	صبح	9-55
Live	ہفتہ	رات	9-50
Repeate	منگل	رات	10-00
Faith Matters	اتوار	صبح	10-25
	اتوار	دوپہر	01-25
	اتوار	رات	10-00
	بدھ	رات	10-15
	جمعرات	دوپہر	01-35
انتخابِ سخن Live	ہفتہ	شام	6-15

آؤ قرآن مجید سیکھیں

یسرنا القرآن کلاس	اتوار	صبح	07-10
	اتوار	شام	05-40
	سوموار	صبح	06-15

نوٹ: ان پروگراموں میں کسی بھی وقت کوئی بھی تبدیلی ہوسکتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے پروگرام

لقاء مع العرب	جمعہ	صبح	7-00
ترجمۃ القرآن	جمعہ	صبح	9-45
سوال وجواب (اردو)	جمعہ	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	ہفتہ	صبح	7.05
سوال وجواب (اردو)	ہفتہ	دوپہر	2-00
لقاء مع العرب	اتوار	صبح	7-40
سوال وجواب (انگریزی)	سوموار	صبح	10-25
لقاء مع العرب	منگل	صبح	6-55
سوال وجواب (فرنچ)	منگل	صبح	9-00
سوال وجواب	منگل	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	بدھ	صبح	6-50
سوال وجواب	بدھ	صبح	9-15
سوال وجواب	بدھ	دوپہر	2-15
خطبہ جمعہ	بدھ	شام	6-15
لقاء مع العرب	جمعرات	صبح	6-10
خطبہ جمعہ	جمعرات	صبح	9-55
سوال وجواب (انگلش)	جمعرات	دوپہر	2-40
ترجمۃ القرآن	جمعرات	رات	7-35

خبروں کے پروگرام

خبرنامہ اردو	روزانہ	صبح	5-35
	روزانہ	صبح	8-35
	روزانہ	رات	9-30
عالمگیر جماعتی خبریں	روزانہ	صبح	6-15
	روزانہ	دوپہر	12-00
	روزانہ	شام	5-30
انگریزی خبریں	روزانہ	رات	11-30
سائنس اور میڈیکل کی خبریں	جمعہ	صبح	06-30
" "	منگل	صبح	06-30
" "	منگل	رات	06-20

امانت سیٹلائٹ فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو ملنے والی بے شمار افضال وانعامات میں سے ایک عظیم انعام MTA کی صورت میں ملا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری دُنیا میں ڈیجیٹل لائن پر (24) چوبیس گھنٹے جاری ہے۔ اور روز بروز ترقی کی نئی سے نئی منازل طے کر رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے خُطبات جمعہ و دیگر ایمان افروز خطاب و پروگرام بذریعہ MTA براہ راست دیکھنے اور سُننے ملتا ہے اور یہ نظام سارے کا سارا ہی حضرت خلیفۃ المسیح کی ذات کے گرد گھومتا ہے۔

عالم گیر جماعت احمدیہ کے مُخیّر احباب اس فنڈ میں حسب توفیق حصّہ لے رہے ہیں۔ ہندوستان کی جماعتوں کے بعض مُخیّر احباب بھی اسمیں حصّہ لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔ آمین۔ ایسے افراد جواب تک اس بابرکت تحریک میں شامل نہیں ہیں اُن سے درخواست ہے کہ وہ حسب توفیق سٹیلائٹ فنڈ میں چندہ ادا کریں۔ یہ چندہ سارے کا سارا مرکز میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہوگا۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

فریضہ زکوٰۃ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳؍جنوری ۲۰۰۶ء میں فرماتے ہیں:

’’ پھر زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں بعض سوال ہوتے ہیں۔ یہ بنیادی حکم ہے جن پر زکوٰۃ واجب ہے ان کو ضرور ادا کرنی چاہیئے اور اسمیں بھی کافی گُنجائش ہے۔ بعض لوگوں کی رقمیں کئی کئی سال بنکوں میں پڑی رہتی ہیں اور ایک سال کے بعد بھی اگر رقم جمع ہے تو اس پہ بھی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ پھر عورتوں کے زیورات ہیں۔ ان پر زکوٰۃ دینی چاہیئے جو کم از کم شرح ہے اس کے مطابق ان زیورات پہ زکوٰۃ ہونی چاہیئے۔ پھر بعض زمینداروں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، ان کو اپنی زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔ تو یہ ایک بنیادی حکم ہے۔ اس پر بہرحال توجہ دینے کی ضرورت ہے۔‘‘

تمام صاحب نصاب افراد جماعت وخواتین سے درخواست ہے وہ اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اسکی توفیق دے اور اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

ھفت روزہ بدر

www.alislam.org/badr

پر بھی دستیاب ہے۔ قارئین استفادہ کرسکتے ہیں

(ادارہ بدر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Email: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

سیکرٹریان اصلاح وارشاد برائے اصلاح کمیٹی کا اجلاس منعقد کریں اور باقاعدگی سے ہر ماہ رپورٹ ارسال کریں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

’’اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کرکے عنداللہ ماجور ہوں‘‘

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 Thursday 28 October 2010 Issue No. 43

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

ہر فرقہ اور خطہ میں سے ایک گروہ کا دین کو سیکھ کر اس کی اشاعت میں مصروف ہونا نہایت ضروری ہے اور یہ کام واقف زندگی ہی احسن رنگ میں کرسکتا ہے

جماعت احمدیہ میں اس اصول کے تحت دین کی خاطر زندگی وقف کرنے کا نظام قائم ہے

واقفین زندگی مبلغین، مربیان اور واقفین نو کو حضور انور کی زریں ہدایات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22/اکتوبر 2010ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیات قرآنی کی تلاوت فرمائی: وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (اٰل عمران:۱۰۵)

ترجمہ: اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔ اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ۔ (التوبہ:۱۲۲)

ترجمہ: مومنوں کیلئے ممکن نہیں کہ وہ تمام کے تمام اکٹھے نکل کھڑے ہوں۔ پس ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ان کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ نکل کھڑا ہوتا کہ وہ دین کا فہم حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو خبردار کریں۔ جب وہ ان کی طرف واپس لوٹیں تاکہ شاید وہ (ہلاکت سے) بچ جائیں۔

فرمایا: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایسے گروہ کا ذکر فرمایا ہے جو دین کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرتا ہے۔ جس گروہ کے افراد لوگوں کو نیکیوں کی تعلیم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں اور تبلیغ اِسلام میں اپنی زندگیاں گزارتے ہیں۔ فرمایا: دین کی خاطر زندگی وقف کرنے کا کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی شروع ہو چکا تھا لیکن اس کی باقاعدہ انتظامی شکل خلافت ثانیہ کے دور میں سامنے آئی اور تعلیم کیلئے جامعہ احمدیہ کا نظام منظّم ہوا۔ بیرون ممالک میں مبلغین بھجوائے جانے لگے جنہوں نے تبلیغی میدانوں میں کارہائے نمایاں سرانجام دئے اور یہ کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری ہے اور یہ جامعات تو اب دنیا کے کئی ممالک میں جاری ہو چکے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمام مومنین دین کو پھیلانے کیلئے نہیں نکل سکتے۔ دنیوی نظام بھی چلانا ہوتا ہے اور پھر ہر ایک کا مزاج ایک جیسا نہیں ہوتا کہ تبلیغی اور تربیتی کاموں کو احسن رنگ میں سرانجام دے سکے اور پھر ہر ایک کو دین کا وہ فہم وادراک نہیں ہوتا جو تبلیغ کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے ایک گروہ کا دین کو سیکھ کر اس کام میں مصروف ہونا نہایت ضروری ہے اور یہ کام واقف زندگی ہی احسن رنگ میں کرسکتا ہے اور اسلام چونکہ ایک عالمگیر مذہب ہے اس لئے ہر فرقہ اور خطہ سے یہ گروہ ہونا چاہئے اور پھر اس میں مزید وسعت پیدا ہونی چاہئے۔

پس جماعت احمدیہ میں اس اصول کے تحت دین کی خاطر زندگی وقف کرنے کا نظام قائم ہے اور مختلف قوموں اور طبقوں کے لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نظام کا حصہ بن چکے ہیں اور جماعتی تعداد بڑھنے کے ساتھ اس تعداد میں بھی اضافے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مقصد سے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرکے وقف نو تحریک فرمائی تھی کہ بجائے اس کے کہ بچے بڑے ہوکر اپنی زندگیاں وقف کریں، والدین جو دین کا درد رکھتے ہیں، تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنے بچوں کو دین کی راہ میں پیش کریں جیسا کہ حضرت مریم علیہا السلام نے اپنے پیدا ہونے والے بچے کو یہ کہہ کر اللہ کی راہ میں وقف کیا کہ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِىْ بَطْنِىْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ۔ یعنی میرے رب! جو کچھ میرے پیٹ میں ہے میں نے اس کو آزاد کرکے تیری نذر کردیا ہے۔ پس تو اسے میری طرف سے قبول فرما۔ (اٰل عمران: ۳۶) پس جب دعا کے ساتھ خاص طور پر مائیں اپنے بچے جماعت کو پیش کرتی ہیں تو ان کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ پھر ان بچوں کی تربیت اس طرح کریں کہ وہ خدائی راہ میں اپنی زندگیاں وقف زندگی کے تقاضوں کے مطابق پیش کریں۔ وہ دنیاوی آلائشوں سے پاک ہوں اور دین کیلئے خالص ہوکر خود کو پیش کریں۔ پس والدین کو یاد رکھنا چاہئے کہ انہوں نے بچے کو وقف کیلئے تیار کرنا ہے۔

بعض کا خیال ہے کہ ہمارا بچہ وقف نو میں ہے، جماعت اس کو خود ہی سنبھالے یہ بالکل غلط سوچ ہے۔ جماعت صرف رہنمائی کرتی ہے اور اس کیلئے ربوہ میں قادیان میں اور لندن میں باقاعدہ نظام قائم ہے۔ مختلف ممالک میں سیکرٹریان وقف نو قائم ہیں۔ ان سب کے باوجود والدین کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے وقف نو بچوں کی تربیت کا بہت خیال رکھیں۔ جماعت کا کوئی ایک بچہ بھی ضائع ہو، جماعت یہ برداشت نہیں کرسکتی لیکن وقف نو بچوں کی ذمہ داری سب سے زیادہ ہے۔ پھر واقفین نو بچوں کا جماعت نے سلیبس بنایا ہوا ہے۔ اس سے واقفین نو بچوں کو آگاہ کرنا جماعت اور والدین دونوں کا کام ہے تبھی ہم آئندہ آنے والے چیلنجوں کا مقابلہ کرسکتے ہیں اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ بچے میں خود بھی دینی لگن ہو۔ مجبوری کا سیکھنا اور مجبوری کا وقف کوئی کار آمد نہیں ہوسکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو تفقہ فی الدین کریں۔ پس واقفین زندگی کو جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ وہ زندگیوں کو اس تعلیم کے مطابق ڈھال رہے ہیں یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واقفین زندگی کیلئے جس خواہش کا اظہار فرمایا ہے وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے کہ جو نہ صرف علمی بلکہ عملی طور پر کرکے دکھانے والے ہوں۔ علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں۔ پس میں تمام مبلغین اور جامعات میں پڑھنے والوں سے کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو مدنظر رکھ کر ہمیشہ اپنے جائزے لیتے رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم دوسروں کو کہہ رہے ہوں اور خود اس پر عمل نہ ہو۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ نخوت اور تکبر سے بالکل پاک ہوں۔ لہٰذا یاد رکھیں کہ عاجزی اور انکساری ایک مبلغ کا خاصہ ہونا چاہئے لیکن وقار کو قائم رکھنا ضروری ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہماری کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرنے سے ان کی علمیت کامل درجہ تک پہنچی ہوئی ہو فرمایا: پس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ بھی بہت ضروری ہے اور میدان عمل میں کامیابی کیلئے اس کی بہت ضرورت ہے۔ پھر فرمایا: واقفین زندگی قناعت شعار ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شروع سے ہماری جماعت کے اکثر مبلغین قناعت شعار رہے اور دوسروں کے لئے نمونہ بن کر رہے۔ چنانچہ اس ضمن میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض مبلغین کرام کی قربانیوں اور ان کے نصیحت آموز واقعات کا ذکر فرمایا پھر فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبلغین کے صفات میں یہ بیان کیا کہ وہ سفر کے شدائد برداشت کرنے والے ہوں۔ اس ضمن میں بھی حضور انور نے سابقہ مبلغین کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور پھر فرمایا کہ بعض جگہ آج بھی یہ نمونے نظر آتے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: ہمارے نئے شامل ہونے والے مربیان مبلغین اور واقفین نو کو بھی ان باتوں کو سامنے رکھ کر اپنے آپ کو تیار کرنا چاہئے جامعہ میں پڑھنے والوں سے خاص طور پر کہہ رہا ہوں کہ ابھی سے ان سختیوں کے بارے میں سوچ لیں۔ جماعت اپنے وسائل کے لحاظ سے حتی الامکان واقفین زندگی کا خیال رکھتی ہے لیکن پھر بھی ایک واقف زندگی کو ہر آن اللہ پر بھروسہ کرنا چاہئے اور اسی سے مانگنا چاہئے۔ اس لحاظ سے میں واقفین زندگی کی بیویوں سے کہوں گا کہ اپنے خاوندوں سے ہرگز ایسا مطالبہ نہ کریں جو ایک واقف زندگی کو ابتلاء میں ڈال دے۔ حضور انور نے واقفین نو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت ۱۴۵۰۰ واقفین نو بچے اور بچیاں ایسے ہیں جو ۱۵ سال سے اُوپر ہو چکے ہیں۔ جنہوں نے اپنے وقف کے فارم پُر کرنے ہیں اور بتانا ہے کہ انہوں نے اپنا وقف قائم رکھنا ہے کہ نہیں۔ اس سلسلہ میں سیکرٹریان واقفین نو کو فعال ہونے کی ضرورت ہے۔ کسی واقف نو کو اپنے کیریئر کے متعلق خود فیصلہ کا حق نہیں ہے اسے بہرحال جماعت سے مشورہ کرنا ہے اور اگر خود فیصلہ کرنا ہے تو بتادیں تاکہ ان کا نام وقفِ نو کی فہرست سے خارج کردیا جائے۔ جو واقفین نو جامعہ کے علاوہ جماعتی رہنمائی سے باہر پڑھ رہے ہیں، انہیں بھی جماعت کو رپورٹ کرنا چاہئے اور واقفین نو کیلئے جو سلیبس تیار کیا گیا ہے اسے ضرور پڑھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تمام واقفین بچوں کو وقف نو کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان